

كنز المطالب

في

مناقب علي بن أبي طالب

شيخ الاسلام زائر محي طاهر القادري



منهاج القرآن پبليڪيشنز

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالافتاء پاکستان

بہار اسلام آباد، جامعہ اسلامیہ دارالافتاء پاکستان

تفصیلی فہرست

باب 1

1. بَابُ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْلَى مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى
(قبول اسلام میں اول اور نماز پڑھنے میں اول)

باب 2

2. بَابُ فِي إِخْتِصَاصِ زَوْاجِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
(سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء سے شادی کا اعزاز پانے والے)

باب 3

3. بَابُ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
(علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اہل بیت میں سے ہیں)

باب 4

4. بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيَّْ مَوْلَاهُ
(فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے)

باب 5

5. بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي
(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان : میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے)

باب 6

6. بَابُ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ
(فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما : علی رضی اللہ عنہ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں)

باب 7

7. بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : عَلِيٌّ مَتَّى وَ أَنَا مِنْهُ
(فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں)

باب 8

8. بَابُ فِي إِخْتِصَاصِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى
(علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے)

باب 9

9. بَابُ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
(علی المرتضیٰ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ)

باب 10

10. بَابُ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
(لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب)

باب 11

11. بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي
(حب علی رضی اللہ عنہ حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور بغض علی رضی اللہ عنہ بغض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے)

باب 12

12. بَابُ فِي كَوْنِهِ حُبَّهُ عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَ بُغْضُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِينَ
(حب علی رضی اللہ عنہ علامت ایمان ہے اور بغض علی رضی اللہ عنہ علامت نفاق ہے)

باب 13

13. بَابُ فِي تَلْقُوبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِأَبِي ثُرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ
(ابو تراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب)

باب 14

14. بَابُ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتِحًا لِخَيْبَرَ وَ صَاحِبَ لَوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
(آپ کا فاتح خیبر اور علمبردار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا)

باب 15

15. بَابُ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باب علی رضی اللہ عنہ کے سوا باقی سب دروازوں کا بند کروا دیا جانا)

باب 16

16. بَابُ فِي مَكَانَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعُلَمِيَّةِ
(آپ رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ)

باب 17

17. بَابُ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْضَى الصَّحَابَةِ
(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے)

باب 18

18. بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَلَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةً
(فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے)

باب 19

19. بَابُ فِي تَشْرُفِهِ بِتَغْسِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کا انتخاب)

باب 20

20. بَابُ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ
(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینا)

باب 21

21. بَابُ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(آپ رضی اللہ عنہ کی جامع صفات کا بیان)
ماخذ و مراجع

كُنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تدوین : محمد علی قادری، فیض اللہ بغدادی (منہاجینز)

زیر اہتمام : فرید ملت (رح) ریسرچ انسٹیٹیوٹ

www.research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعت اول : اپریل 2005ء

تعداد : 1100
قیمت امپورٹڈ پیپر : 140 روپے

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَ الْاَلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
اَهْلَ التَّقْوَى وَ النَّفْيِ وَ الْجِلْمِ وَ الْكِرَمِ
(صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ اصْحَابِهِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ)

باب 1

(1) بَابٌ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ صَلَّى

(قبول اسلام میں اول اور نماز پڑھنے میں اول)

1. عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلَيَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”ایک انصاری شخص ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

الحدیث رقم 1 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، 5 / 642، الحدیث رقم : 3735، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، 11 / 406، الحدیث رقم : 12151، والهیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 102.

2. فِي رَوَايَةٍ عَنْهُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

” حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 2 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 4 / 367، و الحاكم في المستدرک، 3 / 447، الحدیث رقم : 4663، و ابن أبي شيبه في المصنف، 6 / 371، الحدیث رقم : 32106، و الطبرانی في المعجم اکبیر، 22 / 452، الحدیث رقم : 1102.

3. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 3 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، 5 / 640، الحدیث رقم : 3728، و الحاكم في المستدرک علي الصحیحین، 3 / 121، الحدیث رقم : 4587، و المناوی فی فیض القدير، 4 / 355.

4. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ قَدْ اِخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلَيَّ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرَّجَالِ اَبُو بَكْرٍ، وَاسْلَمَ عَلَيَّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ، وَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا : سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعض نے کہا : سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔“

الحديث رقم 4 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 642، الحديث رقم : 3734.

5. عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ : وَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا : حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 5 : أخرجه احمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الحديث رقم : 3062، و ابن ابي عاصم في السنة، 2 / 603، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 119، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 3 / 21.

6. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، بَعْدَ خَدِيجَةَ ، عَلِيٌّ ، وَ قَالَ مَرَّةً : أَسْلَمَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد جس شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 6 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 373، الحديث رقم : 3542، و الطيالسي في المسند، 1 / 360، الحديث رقم : 2753.

7. عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَزِيزِ بْنِ كُنْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : كُنْتُ امْرَأَةً تَاجِرًا، فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَأَتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِابْتِنَاعٍ مِنْهُ بَعْضَ التَّجَارَةِ وَ كَانَ امْرَأَةً تَاجِرًا، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُ بِمَنْى، إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ خَبَاءٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَانظَرَ إِلَى الشَّمْسِ، فَلَمَّا رَهَا مَالَتْ، يُعْنِي قَامَ يُصَلِّي قَالَ : ثُمَّ خَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنْ ذَلِكَ الْخَبَاءِ الَّتِي خَرَجَ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَامَتْ خَلْفَهُ تُصَلِّي، ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِينَ رَهَقَ الْخُلْمَ مِنْ ذَلِكَ الْخَبَاءِ، فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّي. قَالَ : فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ : مَنْ هَذَا يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ : هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنُ أُخِي قَالَ : فَقُلْتُ : مَنْ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ : هَذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَذَا الْفَتَى؟ قَالَ : هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَا هَذَا الَّذِي يَصْنَعُ؟ قَالَ : يُصَلِّي وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَ لَمْ يَتَّبِعْهُ عَلَى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَ ابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيَفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوزَ كِسْرَى وَ قَبِيصَةَ قَالَ : فَكَانَ عَفِيفٌ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ : وَ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ لَوْ كَانَ اللَّهُ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ، فَأَكُونُ ثَالِثًا مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ .

”حضرت اسماعیل بن ایسا بن عقیف کندی صاب نے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک تاجر تھا، میں حج کی غرض سے مکہ آیا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ملنے گیا تاکہ آپ سے کچھ مال تجارت خرید لوں اور آپ رضی اللہ عنہ بھی ایک تاجر تھے۔ بخدا میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس منی میں تھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے قریبی خیمہ سے نکلا اس نے سورج کی طرف دیکھا، پس جب اس نے سورج کو ڈھلتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں : پھر اسی خیمہ سے جس سے وہ آدمی نکلا تھا ایک عورت نکلی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو گئی پھر اسی خیمہ میں سے ایک لڑکا جو قریب البلوغ تھا نکلا اور اس شخص کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اے عباس! یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا : یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے۔ میں

نے پوچھا : یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے کہا : یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے۔ میں نے پوچھا : یہ نوجوان کون ہے؟ تو انہوں نے کہا : یہ ان کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب ہے۔ راوی کہتے ہیں : پھر میں نے پوچھا کہ یہ کیا کام کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ نبی ہیں حالانکہ ان کی اتباع سوائے ان کی بیوی اور چچا زاد اس نوجوان کے کوئی نہیں کرتا اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ عنقریب قیصر و کسری کے خزانے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں : عقیف جو کہ اشعث بن قیس کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ اس کے بعد اسلام لائے، پس اس کا اسلام لانا اچھا ہے مگر کاش اللہ تبارک و تعالیٰ اس دن مجھے اسلام کی دولت عطا فرما دیتا تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیسرا اسلام قبول کرنے والا شخص ہو جاتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 7 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 209 و الحدیث رقم : 1787، و ابن عبد البر في الاستيعاب، 3 / 1096، و المقدسي في الأحاديث المختارة، 8 / 388، الحدیث رقم : 6479.

8. عَنْ حَبِيبَةَ الْعُرَيْبِيِّ قَالَتْ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .
” حضرت حبہ عنری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا : میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 8 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 141، الحدیث رقم : 1191، وابن ابی شیبہ في المصنف، 6 / 368، الحدیث رقم : 32085، و الشیباني في الأحاد و المثاني، 1 / 149، الحدیث رقم : 179.

9. عَنْ حَبِيبَةَ الْعُرَيْبِيِّ قَالَتْ : رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ عَلَى الْمُنْبِرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ ضِحْكًَا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَالَ : ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بَيْنَ نَخْلَةٍ، فَقَالَ : مَا تَصْنَعَانِ يَا بُنَّ أُخِي؟ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ : مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُولَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنَّ وَاللَّهِ! لَا تَعْلَمُونِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ! لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا . رَوَاهُ أَحْمَدُ .
” حضرت حبہ عنری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آگیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم وادیء نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا : اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا : جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دئیے پھر فرمایا : اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا : تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 9 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 99، الحدیث رقم : 776، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 102، و الطیالسي في المسند، 1 / 36، الحدیث رقم : 188.

10. عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ : أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَرُودًا عَلَيَّ نَبِيَّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَاهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْهَيْثَمِيُّ .
” حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام طبرانی اور امام ہیثمی نے روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 10 : أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، 7 / 267، الحدیث رقم : 35954، و الطبراني في المعجم الكبير، 6 /

11. عَنْ مُجَاهِدٍ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ، وَ هُوَ ابْنُ عَشْرٍ سِنِينَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ : أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَ هُوَ ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ وَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، حِينَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ كَانَ ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ وَ يُقَالُ : دُونَ تِسْعِ سِنِينَ وَ لَمْ يَعُدِّ الْأَوْثَانَ قَطُّ لِيَصْغِرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی اور وہ اس وقت دس سال کے تھے اور حضرت محمد بن عبد الرحمن بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا جب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نو سال سے بھی کم عمر میں اسلام لائے لیکن آپ نے اپنے بچپن میں بھی کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی تھی۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 11 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 3 / 21

كَنَزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 2

(2) بَابُ فِي إِخْتِصَاصِ زَوْاجِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کا اعزاز پانے والے)

12. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 12 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 10 / 156، رقم؛ 10305، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 204، والمنawi في فيض القدير، 2 / 215، و الحسيني في البيان و التعريف، 1 / 174.

13. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ قَالَتْ : زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَمْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى فَاطِمَةَ حَتَّى يَجِئَهُ. وَكَانَ الْيَهُودُ يُؤَخَّرُونَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِهِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَقَفَ بِبَابِهَا وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَقَالَ : أَتَمَّ أُخِي؟ فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أُخُوتُكَ؟ قَالَ : عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ : وَكَيْفَ يَكُونُ أَحَاكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ : هُوَ ذَاكَ يَا أُمُّ أَيْمَنَ، فَدَعَا بِمَاءٍ إِنَاءٍ فَعَسَلَ فِيهِ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَصَحَّ عَلَى صَدْرِهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ وَبَيَّنَّ كَتْفَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ بِعَبْرٍ خَمَارٍ تَعْتُرُ فِي ثَوْبِهَا ثُمَّ تَصَحَّ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا أَلْوَتْ أَنْ زَوَّجْتُكَ خَيْرَ أَهْلِي وَ قَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ : وَ لِيئْتُ جِهَارَهَا فَكَانَ فِيهَا جَهْرُهَا بِهِ مِرْفَقَهُ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا يُفْتُ، وَبَطْحَاءُ مَفْرُوشٍ فِي بَيْتِهَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت ام ایمن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ فاطمہ کے پاس جائیں یہاں تک کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آگئے (یہ حکم اس لیے فرمایا گیا کہ یہودیوں کی مخالفت ہو کیونکہ یہودیوں کی یہ عادت تھی کہ وہ شوہر کی اپنی بیوی سے پہلی ملاقات کرانے میں تاخیر کرتے تھے)۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا یہاں میرا بھائی ہے؟ تو ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کا بھائی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالب ہے پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ آپ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ان کے ساتھ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام ایمن! وہ اسی طرح ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوا دیا اور اس میں اپنے ہاتھ مبارک دھوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پانی میں سے کچھ آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اور کچھ آپ رضی اللہ عنہ کے کندھوں کے درمیان چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پس آپ اپنے کپڑوں میں لپٹی ہوئی آئیں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پانی آپ رضی اللہ عنہا پر بھی چھڑکا پھر فرمایا: خدا کی قسم! اے فاطمہ! میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان میں سے بہترین شخص کے ساتھ کر دی ہے اور تمہارے حق میں کوئی تقصیر نہیں کی۔ حضرت ام ایمن فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کی ذمہ داری سونپی گئی پس جو چیزیں آپ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں تیار کی گئیں ان میں ایک چمڑے کا تکیہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا اور ایک بچھونا تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گھر بچھایا گیا۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 13 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 8 / 24.

14. عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : بَيَّنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : هَذَا جَبْرَيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدُ عَلَى تَرْوِجِكَ أَنْ بَعِثَ أَلْفَ مَلَكٍ، وَ أَوْحَى إِلَيَّ شَجَرَةَ طُوبَى أَنْ أَثْرِي عَلَيْهِمُ الدَّرَّ وَ الْبِاقُوتَ، فَتَنَزَّتَ عَلَيْهِمُ الدَّرُّ وَ الْبِاقُوتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوزُ الْعَيْنُ يُلْتَقِطَنَّ مِنْ أَطْبَاقِ الدَّرِّ وَ الْبِاقُوتِ، فَهُمْ يَنْهَازُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُجِيبُ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ فِي الرِّيَاضِ النَّصْرِيَّةِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں جو مجھے خیر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں ان موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔ اس کو امام محب الدین احمد الطبری نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 14 : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 / 146 و في ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربي : 72

15. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَتَانِي مَلَكٌ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَ يَقُولُ لَكَ : إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَكَ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُجِيبُ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ فِي ذَخَائِرِ الْعُقْبَى.

”حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا ہے اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس کو امام محب الدین احمد الطبری نے روایت کیا۔“

الحديث رقم 15 : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربي : 73

باب 3

(3) بَابٌ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

(على المرتضى رضی اللہ عنہ اہل بیت میں سے ہیں)

16. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ) آل عمران : 61، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ. وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ ”آپ فرما دیں او ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ“ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا : یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم 16 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب : من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 4 / 1871، الحديث رقم : 2404، والترمذي في الجامع الصحيح، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، باب : و من سورة آل عمران، 5 / 225، الحديث رقم : 2999، وفي كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، باب : (21)، 5 / 638، الحديث رقم : 3724، و أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 185، الحديث رقم : 1608، والبيهقي في السنن الكبرى، 7 / 63، الحديث رقم : (13169 - 13170)، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 107، الحديث رقم : 8399، و الحاكم في المستدرک، 3 / 163، الحديث رقم : 4719.

17. عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرْحَلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدٍ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَادْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَادْخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَادْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَادْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ : (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی : ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم 17 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي، 4 / 1883، الحديث رقم : 2424، و ابن أبي شيبه في المصنف، 6 / 370، الحديث رقم : 36102، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، 2 / 672، الحديث رقم : 1149، و ابن راهويه في المسند، 3 / 678، الحديث رقم : 1271، و الحاكم في المستدرک، 3 / 159، الحديث رقم : 4707، و البيهقي في السنن الكبرى، 2 / 149.

18. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَيَّ صَلَاةَ الْفَجْرِ، يَقُولُ : اَلصَّلَاةُ! يَا أَهْلَ الْبَيْتِ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (6) ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے:)۔۔۔ اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحدیث رقم 18 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الأحزاب، 5 / 352، الحدیث رقم : 3206، و أحمد بن حنبل فی المسند، 3 / 259، 285، و الحاكم فی المستدرک، 3 / 172، الحدیث رقم : 4748، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، 2 / 761، الحدیث رقم : 1340، 1341، و ابن أبي شیبہ فی المصنف، 6 / 388، الحدیث رقم : 32272، و الشیبانی فی الأحادو المثانی، 5 / 360، الحدیث رقم : 2953، و عبد بن حمید فی المسند : 367، الحدیث رقم : 12223.

19. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ! هُوَ لِأَهْلِ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”پروردہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ . . . اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔ . . نازل ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اہل بیت! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم 19 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب و من سورة الأحزاب، 5 / 351، الحدیث رقم : 3205، و فی کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت النبی، 5 / 663، الحدیث رقم : 3787، و أحمد بن حنبل فی المسند، 6 / 292، و الحاكم فی المستدرک علی الصحیحین، 2 / 451، الحدیث رقم : 3558، و فیہ أيضاً، 3 / 158، الحدیث رقم : 4705، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، 3 / 54، الحدیث رقم : 2668، و أحمد بن حنبل أيضاً فی فضائل الصحابة، 2 / 587، الحدیث رقم : 994.

20. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) قَالَ : نَزَلَتْ فِي خُمْسَةِ : فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَ الْحَسَنَ، وَ الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمان خداوندی : ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے“ کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ تن کے حق میں نازل ہوئی؛ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں، اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم 20 : أخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، 3 / 380، الحدیث رقم : 3456، و الطبرانی فی المعجم الصغیر، 1 / 231، الحدیث رقم : 375، و ابن حیان فی طبقات المحدثین باصبہان، 3 / 384، و خطیب البغدادي فی تاریخ بغداد، 10 / 278.

21. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (فَلَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ! مَنْ قَرَأَتْكَ هُوَ لِأَهْلِ الدِّينِ وَ حَبَّتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ : عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ ابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ” اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں

تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 21 : أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، 47 / 3، الحدیث رقم : 2641، والهیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 168.

22. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لَا يَنْعَقِدُ قَدَمًا عَبْدٌ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَمَالِهِ مَنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْأَيْبَتِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ! فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہان میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے، اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا؟ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا : یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے) اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 22 : أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، 2 / 348، الحدیث رقم : 2191، و الھیثمی فی مجمع الزوائد، 10 / 346.

كَنَزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 4

(4) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے)

23. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ . . . أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَكَ شُعْبَةَ) . . . عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (قَالَ :) وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

”حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوظیفیل سے سنا کہ ابوسریحہ . . . یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما . . . سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو ميمون ابو عبد اللہ سے، انہوں نے زید بن ارقم سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم 23 : أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 5 / 633، الحدیث رقم : 3713، و الطبرانی فی المعجم الكبير، 5 / 195، 204، الحدیث رقم : 5071، 5096. وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْأَتِيَةِ.

أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 134، الحدیث رقم : 4652، والطبرانی فی المعجم الكبير، 12 / 78، الحدیث رقم : 12593،

ابن ابی عاصم فی السنہ : 602، الحدیث رقم : 1359، وحسام الدین الہندی فی کنز العمال، 11 / 608، رقم : 32946، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، 45 / 77، 144، و خطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، 12 / 343، و ابن کثیر فی البدایہ و النہایہ، 5 / 451، والہیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 108.

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ : 602، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 1355، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، 6 / 366، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 32072 وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ : 602، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 1354، وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، 4 / 173، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 4052، وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْاَوْسَطِ، 1 / 229، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 348.

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ عَبْدِ الرَّزَّاقُ فِي الْمَصْنَفِ، 11 / 225، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 20388، وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الصَّغِيرِ، 1 : 71، وَابْنُ عَسَاكِرٍ فِي تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، 45 / 143، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ : 601، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 1353، وَابْنُ عَسَاكِرٍ فِي تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، 45 / 146، وَابْنُ كَثِيرٍ فِي الْبَدَايَةِ وَ النِّهَايَةِ، 5 / 457، وَحَسَامُ الدِّينِ هِنْدِيُّ فِي كَنْزِ الْعَمَالِ، 11 / 602، رَقْمٌ : 32904.

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، 19 / 252، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 646، وَابْنُ عَسَاكِرٍ، تَارِيخِ دِمَشْقِ الْكَبِيرِ، 45 : 177، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، 9 / 106.

24. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ فِي رِوَايَةٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَأَعْطِينَ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ النَّسَائِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا : تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوہ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا : میں آج اس شخص کو جہنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔“ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 24 : أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي السَّنَنِ، الْمَقْدَمَةُ، بَابُ فِي فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، 1 / 45، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 121، وَ النَّسَائِيُّ فِي الْخِصَائِصِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، 32 : 33، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 91.

25. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ : أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادَ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم 25 : أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي السَّنَنِ، الْمَقْدَمَةُ، بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، 1 / 88، الْحَدِيثُ رَقْمٌ : 116.

26. عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ : عَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَكَرْتُ عَلِيًّا،

فَتَقَصَّنَتْهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَّعِيرُ، فَقَالَ: يَا بَرِيذَةَ! أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.
وَ قَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب مینحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں، امام نسائی نے ”السنن الکبریٰ“ میں اور امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

الحديث رقم 26 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 347 / 5، الحديث رقم : 22995، والنسائي في السنن الكبرى، 130 / 5،
الحديث رقم : 8465، والحاكم في المستدرک، 110 / 3، الحديث رقم : 4578، وابن ابی شیبہ في المصنف، 84 / 12، الحديث رقم : 12181.

27. عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَخَطَبْنَا وَ ظَلَّلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِنُوبٍ عَلَى شَجَرَةٍ سَمْرَةَ مِنَ السَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت ميمون ابو عبد الله رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا : ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی۔۔ جسے وادی خم کہا جاتا تھا۔ میں اُترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اُسے دوست رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی ”مسند“ میں اور بیہقی نے ”السنن الکبریٰ“ میں اور طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 27 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 372 / 4، والبيهقي في السنن الكبرى، 131 / 5، والطبراني في المعجم الكبير، 195 / 5، الحديث رقم : 5068، بسنده.

28. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے، اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 28 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 152 / 1، و الطبراني في المعجم الاوسط، 448 / 7، الحديث رقم : 6878، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 107، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 705، الحديث رقم : 1206، و ابن ابی عاصم في كتاب السنه : 604، الحديث رقم : 1369، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 45 : 161، 162، 163، و ابن كثير في البدايه و النهايه، 4 / 171، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، 13 / 77، 168، الحديث رقم : 32950، 36511.

29. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: وَقَفَ عَلَيَّ عَلِيٌّ بِنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَائِلًا وَ هُوَ رَاكِعٌ فِي تَطَوُّعٍ فَتَزَعَّ

خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ السَّائِلَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَمَهُ ذَلِكَ، فَزَلَّتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ) فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں حالت رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کی خیر دی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی : (بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام حاکم اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 29 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 : 119 وفيه أيضا، 4 / 372، و الحاكم في المستدرک، 3 / 119، 371، الحدیث رقم : 4576، 5594، والطبرانی في المعجم الاوسط، 7 / 129، 130، الحدیث رقم : 6228، و الطبرانی في المعجم الکبیر، 4 / 174، الحدیث رقم : 4053، و في، 5 / 195، 203، 204، الحدیث رقم : 5068، 5069، 5092، 5097، و الطبرانی في المعجم الصغیر، 1 / 65، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 7 / 17، و الهیثمی في موارد الظمان : 544، الحدیث رقم : 2205، وخطیب البغدادی في تاریخ بغداد، 7 / 377.

30. عَنْ عَطِيَّةِ الْعُوفِيِّ، قَالَ : سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَقُلْتُ لَهُ : أَنْ خَتْنَا لِي حَدَّثْتَنِي عَنْكَ بِحَدِيثٍ فِي شَأْنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ مَعَشَرُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُكْرَمُ مَا فِيكُمْ، فَقُلْتُ لَهُ : لَيْسَ عَلَيْكَ مِنِّي بَأْسٌ، فَقَالَ : نَعَمْ، كُنَّا بِالْجَحْفَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ظَهْرًا وَهُوَ أَخَذَ بَعْضِدِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : هَلْ قَالَ : اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا : میرا ایک داماد ہے جو غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو آپ سے (براہ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے کہا : تم اہل عراق ہو تمہاری عادتیں تمہیں مبارک ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ میری طرف سے انہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا : ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟“ انہوں نے کہا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔“ عطیہ نے کہا : میں نے مزید پوچھا : کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا : ”اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو بھی دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ؟“ زید بن ارقم نے کہا : میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 30 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 4 / 368، و الطبرانی في المعجم الکبیر، 5 / 195، الحدیث رقم : 5070.

31. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ : جَمَعَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : أَنْشُدُوا اللَّهَ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثُونَ مِنَ النَّاسِ، وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ : فَقَامَ نَاسٌ كَثِيرٌ فَشَهِدُوا جِبْنَ أَخَذَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ : اتَّعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا : نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ فَخَرَجْتُ وَ كَأَنَّ فِي نَفْسِي شَيْئًا فَلَقَيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ فَمَا تَنْكِرُ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ جِبَانَ وَ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

”ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے

فرمایا : میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس (30) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابو نعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ (بمیں وہ وقت یاد ہے) جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا : ”کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟“ سب نے کہا : ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اُسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔“ راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور انہیں کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا : تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس حدیث کو ابن حبان، احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 31 : أخرجه ابن حبان في الصحيح، 376 / 15، الحدیث رقم : 6931، و أحمد بن حنبل في المسند، 370 / 4، و أحمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 682، رقم : 1167، و الحاکم في المستدرک، 3 / 109، الحدیث رقم : 4576، و البزار في المسند، 2 / 133، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 104، و ابن ابی عاصم في کتاب السنه : 603، الحدیث رقم : 1366، و البیهقی في السنن الکبریٰ، 5 / 134، و محب الدین أحمد الطبری في الرياض النضرة فی مناقب العشره، 3 / 127، و ابن عساکر في تاریخ دمشق الکبیر، 45 / 156، و ابن کثیر في البدایه والنہایه، 5 / 460، 461.

32. عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا! قَالَ : كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا : سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، قَالَ رِيَّاحُ : فَلَمَّا مَضُوا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هُوَ لَأَمْ؟ قَالُوا : نَقَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت ریحاح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا : اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا : میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قوم عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)۔ انہوں نے کہا : ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے : ”جس کا میں مولا ہوں بے شک اس کا یہ (علی) مولا ہے۔“ حضرت ریحاح نے کہا : جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے، ان میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 32 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 419، و الطبرانی في المعجم الکبیر، 4 : 173، 174، الحدیث رقم : 4052، 4053، و ابن ابی شیبہ في المصنف، 12 / 60، الحدیث رقم : 12122، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، 2 / 572، الحدیث رقم : 967، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 103، 104، و محب طبری فیالرياض النضرة فی مناقب العشره، 2 / 169، و محب الدین الطبری في الرياض النضرة فی مناقب العشره، 3 / 126، و ابن کثیر في البدایه والنہایه، 4 / 172، و ابن کثیر في البدایه والنہایه، 5 / 462.

33. عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَالِسٌ فِي الرَّحْبَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ : أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ : أَبُو أَيُّوبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ریحاح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن میں تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا، اس پر سفر کے اثرات نمایاں تھے، اس نے کہا : السلام علیک اے میرے مولا! پوچھا گیا یہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ابوایوب انصاری ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 33 : أخرجه الطبرانی في المعجم الکبیر، 4 / 173، الحدیث رقم : 4052، 4053، و ابن ابی شیبہ في المصنف، 6 / 366، الحدیث رقم : 32073، والنيسابوری في شرف المصطفى، 5 : 495

34. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيُّ النَّاسِ، فَقَالَ : أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَاللَّهِمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ : فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَشَهِدُوا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : ”اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔“ پس اس (موقع) پر سولہ (16) آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 34 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 370، و الطبرانی في المعجم الكبير، 5 / 171، الحدیث رقم : 4985، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 106، و محب الدين أحمد الطبری في ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی : 125، 126 و أيضا في الرياض النضرة فی مناقب العشرة، 3 / 127، و ابن كثير في البدايه والنهايه، 5 / 461.

35. عَنْ زَادَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ : مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت زادان بن عمر سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ پوچھتے ہوئے سنا : کس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (13) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 35 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 84، و الطبرانی في المعجم الاوسط، 3 / 69، الحدیث رقم : 2131، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، 2 / 585، الحدیث رقم : 991، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 107، و ابن ابی عاصم في كتاب السنه : 604، الحدیث رقم : 1371، و البيهقی في السنن الكبرى، 5 / 131، و أبو نعیم في حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء، 5 / 26، و ابن كثير في البدايه والنهايه، 5 / 462، و حسام الدين الهندی في كنز العمال، 13 / 158، الحدیث رقم : 36487.

36. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ : أَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : فَقَامَ إِثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ، فَقَالُوا : نَشَهِدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ : أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَرْوَاجِي أُمَّهَاتِهِمْ؟ فَقُلْنَا : بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وسیع میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن --- جس کامیں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔۔۔ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمن نے کہا : اس پر بارہ (12) بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا : ”کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟“ سب نے کہا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 36 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 119، و أبو يعلى في المسند، 1 / 257، الحدیث رقم : 563، و الطحاوی

في مشكل الآثار، 2 / 308، و المقدسى في الاحاديث المختاره، 2 / 80، 81، الحديث رقم : 458، و خطيب بغدادى في تاريخ بغداد، 14 / 236، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 156، 157، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 161، و محب الدين الطبرى في الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 / 128.

37. عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيعَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَشَدَّ عَلَيَّ النَّاسُ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ. قَالَ : فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيدِ سِنَّةٌ وَ مِنْ قِبَلِ زَيْدِ سِنَّةٌ، فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ : أَلَيْسَ اللهُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا : بَلَى قَالَ : اللَّهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادَ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَ الصَّغِيرِ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت سعيد بن وهب اور زيد بن يثيع رضي الله عنهما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں : چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ (6) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا : ”کیا اللہ مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟“ لوگوں نے کہا : کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ’طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر میں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 37 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 118، والطبرانی في المعجم الأوسط، 3 / 69، 134، الحديث رقم : 2130، 2275، و الطبرانی في المعجم الصغیر، 1 / 65، و ابن ابی شیبہ في المصنف، 12 / 67، الحديث رقم : 12140، و النسائی في خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب : 90، 100، الحديث رقم / 84، 95، و المقدسى في الاحاديث المختاره، 2 / 105، 106، الحديث رقم : 480، و الهيثمی في مجمع الزوائد، 9 / 107، 108، و ابونعيم في حلية الأولياء و طبقات الاصفیاء، 5 / 26، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 160، و حسام الدين الهندی في كنز العمال، 13 / 157، الحديث رقم : 36485.

38. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ : تَشَدَّ عَلَيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّاسُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةً أَوْ سِنَّةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وهب کو یہ کہتے ہوئے سنا : حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (5) یا چھ (6) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 38 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 366، و النسائی في خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ : 83، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، 2 / 598، 599، الحديث رقم : 1021، و المقدسى في الاحاديث المختاره، 2 / 105، الحديث رقم : 479، و البيهقي في السنن الكبرى، 5 / 131، و الهيثمی في مجمع الزوائد، 9 / 104، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 160، و محب الدين الطبرى في الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 / 127.

39. عَنْ عُمَيْرَةَ بِنْتِ سَعْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ هُوَ يَتَشَدُّ فِي الرَّحْبَةِ : مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟ فَقَامَ سِنَّةً نَقَرٍ فَشَهِدُوا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”عميره بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اس پر) چھ (6) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 39 : أخرجه الطبرانی في المعجم الاوسط، 3 / 134، الحديث رقم : 2275، و الطبرانی في المعجم الصغیر، 1 / 64، 65، و النسائی في خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ : 89، 91، الحديث رقم : 82، 85، و

الهیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 108، و البیہقی فی السنن الکبریٰ، 5 / 132، و ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، 45 / 159، و مزى فی تہذیب الکمال، 22 / 397، 398

40. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَفَإِمَّا إِنَّا عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا بِذَلِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”ابو طفیل حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ”کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔“ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس گفتگو پر) بارہ (12) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 40: أخرجه الطبرانی في المعجم الاوسط، 2 / 576، الحدیث رقم: 1987، و الہیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 106، و ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، 45 / 157، 158، و محب الدین طبری فی الرياض النضرة فی مناقب العشره، 3 / 127، و حسام الدین الہندی فی کنز العمال، 13 / 157، الحدیث رقم: 36485.

41. عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغَفَّارِيِّ. . . فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ نَبَأْتُ اللَّطِيفَ الْخَبِيرُ أَنَّهُ لَنْ يُعَمَّرَ نَبِيٌّ إِلَّا نَصَفَ عُمُرَ الَّذِي بَلِيَهُ مِنْ قَبْلِهِ، وَ إِنِّي لَأُظُنُّ أَنِّي يُوشِكُ أَنْ أَدْعَى فَاجِبٌ، وَ إِنِّي مَسْؤُولٌ، وَ إِنِّكُمْ مَسْؤُولُونَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَعْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، وَ أَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ وَ نَارَهُ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ؟ قَالُوا: بَلَى، نَشْهَدُ بِذَلِكَ، قَالَ: اللَّهُمَّ! ائْتِنَا بِشَهِدٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ أَنَا أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. . . اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَ إِنِّكُمْ وَارِدُونَ عَلَى الْحَوْضِ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ بَصْرَى وَ صَنْعَاءَ، فِيهِ عَدَدُ النَّجُومِ فَذَحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ حِينَ تَرَدُّونَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَاذْكُرُوا كَيْفَ تَحْلُقُونِي فِيهِمَا، الثَّقَلَيْنِ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللَّهِ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَضَلُّوا وَ لَا تُبْذَلُوا، وَ عَثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَأَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّمَا لَنْ يَنْقُضِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کر لوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔“
”اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہل بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ

مجھے حوض پر ملیں گی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 41 : أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، 3 / 180، 181، الحدیث رقم : 3052، و في 3 / 67، الحدیث رقم :
 2683، و في 5 / 166، 167، الحدیث رقم : 4971، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 164، 165، و حسام الدين الهندی في
 كنز العمال، 1 / 188، 189، الحدیث رقم : 957، 958، و ابن عساکر في تاریخ دمشق الكبير، 45 / 166، 167، و ابن كثير في
 البداية والنهاية، 5 / 463.

42. عَنْ جَرِيرٍ قَالَ : شَهِدْنَا الْمُوسِمَ فِي حَجَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَ هِيَ حَجَّةُ الْوُدَاعِ، فَبَلَّغْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ
 غَدِيرُ حُمٍّ، فَنَادَى : الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَسَطْنَا، فَقَالَ : أَيُّهَا
 النَّاسُ! بِمِ تَشْهَدُونَ؟ قَالُوا : نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ : ثُمَّ مَهْ؟ قَالُوا : وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، قَالَ : فَمَنْ وَلِيكُمْ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَ
 رَسُولُهُ مَوْلَانَا، قَالَ : مَنْ وَلِيكُمْ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَضُدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِبِرَاعِيهِ، فَقَالَ : مَنْ يَكُنْ
 اللَّهُ وَ رَسُولُهُ مَوْلِيَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، اللَّهُمَّ! مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيبًا، وَمَنْ أَبْغَضَهُ
 فَكُنْ لَهُ مُبْغِضًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیر خم کہتے ہیں۔ نماز باجماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار
 جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا : اے لوگو! تم
 کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا : پھر کس کی؟ انہوں نے کہا : بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا : اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر فرمایا
 : تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا
 اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا : ”اللہ اور اس کا رسول جس کے مولا ہیں اس کا یہ
 (علی) مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے
 عداوت رکھ، اے اللہ! جو اِسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ
 اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 42 : أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، 2 / 357، الحدیث رقم : 2505، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 106،
 و حسام الدين الهندی في كنز العمال، 13 / 138، 139، الحدیث رقم : 36437، و ابن عساکر في تاریخ دمشق الكبير، 45 /
 179.

43. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَا : خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ حُمٍّ، فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ
 مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر
 خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست
 رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو
 نصرت فرما، اور جو اِس کی اعانت کرے تو اُس کی اعانت فرما۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الكبير میں روایت کیا
 ہے۔“

الحدیث رقم 43 : أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، 5 / 192، الحدیث رقم : 5059، و النسائی في خصائص امير المؤمنين
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، : 100، 101، الحدیث رقم : 96، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 104، 106، و ابن كثير
 في البداية والنهاية، 4 / 170، و حسام الدين الهندی في كنز العمال، 11 / 609، الحدیث رقم : 32946.

44. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَلِيًّا جَمَعَ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ وَ أَنَا شَاهِدٌ، فَقَالَ : أُنشِدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَامَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَلِكَ. رَوَاهُ
 الهیثمی.

”حضرت عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے

سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (18) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو بیہمی نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 44 : أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 108، وقال رواه الطبراني و أسناده حسن، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 158، و ابن كثير في البداية و النہایہ، 4 / 171، و فيه 5 / 461، و حسام الدين الہندی في كنز العمال، 13 / 154، 155، الحدیث رقم : 36480.

45. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيرِ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ : كَأَنِّي قَدْ دُعَيْتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ : كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى، وَ عَشْرَتِي، فَأَنْظِرُوا كَيْفَ تُخْلِفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ. ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ : مَن كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں : ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔“ پھر فرمایا : ”بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔“ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اُسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

الحدیث رقم 45 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 109، الحدیث رقم : 4576، والنسائی في السنن الكبرى، 5 / 45، 130، الحدیث رقم : 8148، 8464، والطبرانی في المعجم الكبير، 5 / 166، الحدیث رقم : 4969.

46. عَنْ ابْنِ وَائِلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ، يَقُولُ : نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ عِنْدَ شَجَرَاتِ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عَظِيمٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتِ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً، فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ حَظِيئًا فَحَمَدَ اللَّهُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ ذَكَرَ وَ وَعَظَ، فَقَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ : ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا إِنْ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَ هُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَ أَهْلُ بَيْتِي عَشْرَتِي، ثُمَّ قَالَ : اتَّعْلَمُونَ أَيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا : نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ حَدِيثٌ بُرِيدَةٌ الْأَسْلَمِيِّ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت ابن وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا۔ لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر آرام فرمایا، نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت و عترت ہیں۔“ اس کے بعد فرمایا : ”کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟“ ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا : جی ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا : بریدہ اسلمی کی روایت کردہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

الحدیث رقم 46 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 109، 110، الحدیث رقم : 4577.

47. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرِ خُمٍّ، فَأَمَرَ

بِرَوْحٍ فَكَسَحَ فِي يَوْمٍ مَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمَ كَانَ أَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّيَّ عَلِيَّ، وَ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطَّ إِلَّا مَا عَاشَ نَيْفَ مَا عَاشَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَ إِنِّي أَوْشِكُ أَنْ أَدْعِيَ فَأَجِيبُ، وَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ثُمَّ قَامَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیر خم پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور ہمارے اوپر اس دن سے زیادہ گرم دن اس سے پہلے نہ گزرا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا : ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا : ”اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟“ سب نے کہا : اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا : ”کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ انہوں نے کہا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا : یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحدیث رقم 47 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 533، الحدیث رقم : 6272، والطبرانی فی المعجم الكبير، 5 / 171، 172، الحدیث رقم : 4986.

48. عَنْ رَفَاعَةَ بْنِ إِيَّاسِ الصَّنَبِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَبَعَثَ إِلَيَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَابَةَ طَلْحَةَ، فَقَالَ : نَشِدُكَ اللَّهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَلَمْ تُقَاتِلْنِي؟ قَالَ : لَمْ أَذْكَرْ، قَالَ : فَأَنْصَرَفَ طَلْحَةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت رفاعہ بن ایاس صبی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا : ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھے، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھے؟“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا : ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا : ”تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟“ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا : مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا : (اُس کے بعد) طلحہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 48 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 371، الحدیث رقم : 5594

49. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا بِالْجَحْفَةِ بِغَدِيرِ خُمٍ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں غدیر خم کے مقام پر تھے، جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابر ہمارے پاس تشریف لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 49 : أخرجه ابن ابی شیبہ فی المصنف، 12 / 59، الحدیث رقم : 12121

50. عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ، فَقَالَ : أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ، أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

”ابو یزید اودی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا : میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھو! اِس پر انہوں نے کہا : میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھو اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھو اِس حدیث کو ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 50 : أخرجه أبو يعلى في المسند، 11 / 307، الحديث رقم : 6423، و ابن ابی شیبہ فی المصنف، 12 / 68، الحدیث رقم : 12141، و ابن عساکر فی تاریخ دمشق الكبير، 45 / 175، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 105، 106، و ابن کثیر فی البدایہ و النہایہ، 4 / 174.

51. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ عَلِيًّا وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَقَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَ نَحْنُ فُجُودٌ مَعَهُ فَأَخَذَ بِضَبْعِهِ ثُمَّ قَامَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ مَوْلَاكُمْ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ. رَوَاهُ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

”حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا : خدا کی قسم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے متعلق جو کچھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو غدیر خم والے دن فرمایا : اِس وقت جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر کا کونہ پکڑا اور کھڑے ہوئے پھر فرمایا : اے لوگو! تمہارا مولا کون ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اِس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں تو علی اِس کا مولا ہے۔ اے اللہ تو اِس سے دشمنی رکھو جو علی سے دشمنی رکھتا ہے اور اِس کو دوست بنا جو علی کو دوست بناتا ہے۔ اِس حدیث کو شاشی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 51 : أخرجه الشاشي في المسند، 1 / 165، 166، الحديث رقم : 106.

52. عَنْ يَزِيدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُورِقٍ قَالَ : كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ : مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ : مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ : مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ : مِنْ مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ : مَنْ عَلِيٍّ؟ فَسَكَتُ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ : وَ أَنَا وَاللَّهِ مَوْلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ : حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَزَاحِمُ! كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ : مِائَةً أَوْ مِائَتَيْنِ دِرْهَمًا، قَالَ : أَعْطَاهُ خَمْسِينَ دِينَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ : سَمِعْتُ دِينَارًا لَوْلَايَتِهِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ : أَخْبَقَ بِنَبْلِكَ فَسَيَأْتِيكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نَظْرَاءَكَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا : قریش سے۔ انہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا : بنی ہاشم سے۔ انہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ انہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا : مولا علی (کے خاندان سے)۔ انہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا : ”بخدا! میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔“ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔“ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا : سو (100) یا دو سو (200) درہم۔ اِس پر انہوں نے کہا : ”علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قربت کی وجہ سے اُسے پچاس (50) دینار دے دو، اور ابن ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (60) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا : آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔ اِس حدیث کو ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 52 : أخرجه أبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 5 / 364، و ابن عساكر في التاريخ دمشق الكبير، 48 / 233، و ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، 69 / 127، ابن اثير في اسد الغابه في معرفة الصحابه، 6 / 427، 428

53. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں ان میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) ارشاد فرمایا : ”علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اور فرمایا : ”میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔“ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا : ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 53 : أخرجه النسائي في خصائص امير المومنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه : 33، 34، 88، الحديث رقم : 10، 80، و الشاشي في المسند، 1 / 165، 166، الحديث رقم : 106، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 88، وحسام الدين هندی في كنز العمال، 15 / 163، الحديث رقم : 36496.

54. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِحَفْرَةِ الشَّجَرَةِ بِحُمْ، وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ. قَالُوا : بَلَى، وَ أَنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ مَوْلَاكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ وَ حُسَامُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟“ انہوں نے کہا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟“ انہوں نے کہا : کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی عاصم، ابن عساكر اور حسام الدين هندی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 54 : أخرجه ابن ابي عاصم في كتاب السنه : 603، الحديث رقم : 1360، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 161، 162، وحسام الدين هندی في كنز العمال، 13 / 140، الحديث رقم : 36441.

55. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَلَا! إِنَّ اللَّهَ وَ لِيٍّ وَ أَنَا وَ لِيٌّ كُلُّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ.

” (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :) آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو حسام الدين هندی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 55 : أخرجه حسام الدين هندی في كنز العمال، 11 / 608، الحديث رقم : 32945، و ابن حجر عسقلانی في الإصابه في تمييز الصحابه، 4 / 328

56. عَنْ عَمْرِو بْنِ ذِي مَرٍّ وَ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيعٍ قَالُوا : سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ تَشَدُّتُ اللَّهُ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ حُمْ، لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا : بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ أَحَبَّ مَنْ أَحَبَّه، وَ أَبْغَضَ مَنْ أَبْغَضَهُ، وَ أَنْصَرَ مَنْ أَنْصَرَهُ، وَ أَخَذَ مَنْ خَذَلَهُ. رَوَاهُ الْبِرَّارُ.

”عمرو بن ذی مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ سب نے جواب دیا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے : تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 56 : أخرجه الزوار في المسند، 3 / 35، الحديث رقم : 786، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 104، 105، و الطحاوی في مشكل الآثار، 2 / 308، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 159، 160، و حسام الدين الهندي في كنز العمال، 13 / 158، الحديث رقم : 36487، و ابن كثير في البداية والنهاية، 4 / 169، و في 5 / 462.

57. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ : خَطَبَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : أَنْشُدُ اللَّهَ أَمْرًا نَشَدَهُ الْإِسْلَامَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِي، يَقُولُ : أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادَ مَنْ عَادَاهُ، وَأَنْصَرَ مَنْ نَصَرَهُ، وَآخَذَ مَنْ آخَذَهُ، إِلَّا قَامَ فَشَهِدَ، فَقَامَ بِضَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا، وَكُنْتُمْ مِمَّا فَنَوْا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا عَمُّوًا وَبَرَّصُوا. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ.

”عبدالرحمن بن ابی لیللی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا : میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو : ”اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟“ سب نے جواب دیا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟“ اس پر تیرہ (13) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔ اس کو حسام دین ہندی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 57 : أخرجه حسام الدين هندی في كنز العمال، 13 / 131، الحديث رقم : 36417، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 158.

کَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 5

(5) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان : میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے)
58. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ مِنْهَا إِنَّ عَلِيًّا مَتَّى وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔ اس حدیث کو

امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔“
 الحدیث رقم 58 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، 5 / 632، الحدیث رقم :
 3712، وابن حبان فی الصحیح، 15 / 373، الحدیث رقم : 6929، و الحاکم فی المستدرک، 3 / 119، الحدیث رقم : 4579، و
 النسائی فی السنن الکبریٰ، 5 / 132، الحدیث رقم : 8474، و ابن ابی شیبہ فی المصنف، 6 / 373، 372، الحدیث رقم :
 32121، وأبو یعلیٰ فی المسند، 1 / 293، الحدیث رقم : 355، والطبرانی فی المعجم الکبیر، 18 / 128، الحدیث رقم : 265.

59. عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ فِيهَا عَنْهُ قَالَ : قَالَ : وَ قَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُؤَلِّبُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟
 قَالَ : وَ عَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أَوْلَايُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ : أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيَّ
 رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يُؤَلِّبُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أَوْلَايُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ : أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے کہا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا : تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا : یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 59 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الحدیث رقم : 3062، والحاکم فی المستدرک، 3 / 143، الحدیث رقم : 4652، والهيثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 119، و ابن ابی عاصم فی السنة، 2 / 603.

60. عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ : وَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے علی! تو میرے بعد ہر مومن کے لئے میرا ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 60 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الحدیث رقم : 3062.

61. عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ وَ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابن بريدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ”المعجم الكبير“، اور ”المعجم الاوسط“، میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 61 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 361، الحدیث رقم : 23107، و الحاکم فی المستدرک، 2 / 141، الحدیث رقم : 2589، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، 5 / 166، الحدیث رقم : 4968، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، 3 / 100، الحدیث رقم : 2204، و ابن ابی شیبہ فی المصنف، 12 / 57، الحدیث رقم : 12114، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 108، و ابن ابی عاصم فی کتاب السنہ : 601، 603، الحدیث رقم : 1351، 1366، و أحمد بن حنبل أيضا في فضائل الصحابه، 2 / 563، الحدیث رقم : 947.

62. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَإِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهُ. وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ : مَنْ

كُنْتُ وَلِيَهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الْحَاكِمُ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔“ انہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :) ”جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، حاکم، عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 62 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 358، الحديث رقم : 23080، و الحاكم في المستدرک، 2 / 129،
الحديث رقم : 2589، و عبدالرزاق في المصنف، 11 / 225، الحديث رقم : 20388، و ابن ابی شیبہ في المصنف، 12 / 84،
الحديث رقم : 12181، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 108، و النسائي في الخصائص امير المؤمنين علي بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ : 85، 86، الحديث رقم : 77، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، 11 / 602، الحديث رقم : 32905، وأبو نعيم
في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، 4 / 23، وابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 76.

63. عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ
وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایت علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے اُسے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔ اس حدیث کو ہیثمی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 63 : أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 108، 109، و ابن عساکر في التاريخ دمشق الكبير، 45 : 181،
182، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، 11 / 611، الحديث رقم : 32958.

64. عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَ مَنْ
فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِينَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِينَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، دُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ
بَعْضٍ وَ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، . . . وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِالصُّحْبَةِ أَلَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ
جَدِيدًا؟ قَالَ : فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَاتِعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ان لوگوں کا کیا ہو گا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔ . . . وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا : یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدید اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔ اس حدیث کو طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 64 : أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، 6 / 163، 162، الحديث رقم : 6085، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 128.

كُنْتُ وَلِيَهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الْحَاكِمُ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

باب 6

(6) بَابُ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : عَلِيُّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ

(فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما : علی رضی اللہ عنہ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں)

65. عَنِ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ فَنُودِيَ فِينَا الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَ كُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الطُّهْرَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ : فَلَقِيَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ : هَيِّئْنَا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے وادی غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں نماز کے لیے اذان دی گئی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کل مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اُسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے۔“ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا : ”اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی) ہمیشہ کے لئے ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 65 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 4 / 281، وابن أبي شيبة في المصنف، 12 / 78، الحديث رقم : 12167.

66. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانَ عَشْرَةَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كُنِبَ لَهُ صِيَامَ سِتِّينَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ : أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا : بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحجہ کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (60) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا میں مومنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا : مبارک ہو! اے ابن ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی : ” آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 66 : أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، 3 / 324، و خطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 8 / 290، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 176، 177، و ابن كثير في البداية والنهاية، 5 / 464، و رازی في التفسير الكبير، 11 / 139.

67. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : وَ قَدْ نَارَعَهُ رَجُلٌ فِي مَسْأَلَةٍ، فَقَالَ : بَيْنِي وَ بَيْنَكَ هَذَا الْجَالِسُ، وَ أَشَارَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ : هَذَا الْأَبْطَنُ! فَهَضَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ مَجْلِسِهِ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيئِهِ حَتَّى سَأَلَهُ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ : أَنْدُرِي مَنْ صَعَّرْتَ، مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ! رَوَاهُ مُجِيبُ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی معاملہ میں جھگڑا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا۔ . . . اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ . . تو اس آدمی نے کہا : یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ

سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 67 : أخرجه محب الدين الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 / 128.

68. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ جَاءَهُ أَعْرَابِيَانِ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِفْضُ بَيْنَهُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ! فَقَضَىٰ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : هَذَا يَقْضِي بَيْنَنَا! فَوْتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَخَذَ بِتَلْبِيبِهِ، وَقَالَ : وَيْحَكَ! مَا تَدْرِي مَنْ هَذَا؟ هَذَا مَوْلَايَ وَ مَوْلَىٰ كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ. رَوَاهُ مُجِيبُ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بتو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا: تو ہلاک ہو! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو ان کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 68 : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 / 128، و محب الدين أحمد الطبري في ذخائر العقبي في مناقب ذوى القربى، : 126.

69. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : عَلِيٌّ مَوْلَىٰ مَنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ مُجِيبُ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 69 : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 / 128، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 178.

70. عَنْ سَالِمِ قَيْلٍ لِعُمَرَ : إِنَّكَ تَصْنَعُ بِعَلِيٍّ شَيْئًا مَا تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : إِنَّهُ مَوْلَايَ. رَوَاهُ مُجِيبُ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: (کیا وجہ ہے کہ) آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (عموماً) نہیں کرتے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا: وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 70 : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 / 128، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 45 / 178.

71. عَنْ سَعْدِ قَالَ : لَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ ذَلِكَ (حَدِيثَ الْوَلَايَةِ) قَالَا : أَمْسَيْتَ يَا بَنَ أَبِي طَالِبٍ؟ مَوْلَىٰ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ الْمُتَاوِيُّ.

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حدیث ولایت سنی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اے ابن ابی طالب! آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اسے مناوی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 71 : أخرجه المناوي في فيض القدير، 6 / 218.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 7

(7) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : عَلِيٌّ مَنِّيَ وَ أَنَا مِنْهُ

(فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں)

72. عَنْ حُبَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مَنِّيَ وَأَنَا مِنْ عَالِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و نقض میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

الحدیث رقم 72 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، 5 / 636، الحدیث رقم : 3719، وابن ماجه فی السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب الرسول، فضل علی بن أبی طالب، 1 / 44، الحدیث رقم : 119، و أحمد بن حنبل فی المسند 4 / 165، و ابن أبی شیبہ فی المصنف، 6 / 366، الحدیث رقم : 32071، والطبرانی فی المعجم الكبير، 4 / 16، الحدیث رقم : 3511، و الشیبانی فی الأحاد والمثنائی، 3 / 183، الحدیث رقم : 1514.

73. عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ أَحْيَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُوْفَى.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا : یہ حدیث حسن ہے اور اسی باب میں حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔“

الحدیث رقم 73 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، 5 / 636، الحدیث رقم : 3720، و الحاکم فی المستدرک علی الصحیحین، 3 / 15، الحدیث رقم : 4288.

74. عَنْ حُبَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَلِيٌّ مَنِّيَ وَ أَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 74 : أخرجه ابن ماجه فی السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب رسول الله، 1 / 44، الحدیث رقم : 19.

75. عَنْ حُبَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ وَ كَانَ قَدْ شَهِدَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مَنِّيَ وَ أَنَا مِنْهُ. وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ وَ فِي رِوَايَةٍ لَا يَقْضِي عَنِّي ذَيْبِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور آپ حجۃ الوداع والے دن وہاں موجود تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے میرے اور علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 75 : أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، 4 / 164.

76. عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ : أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلِيُّ : أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : فَجَاءُوا وَاسْتَأْذَنُوا فَفَقَالَ أَخْرُجْ فَأَنْظِرْ مَنْ هُوَ لَاءٌ فَقُلْتُ : هَذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيُّ وَزَيْدٌ مَا أَقُولُ : أَبِي، قَالَ انْذُنْ لَهُمْ وَدَخَلُوا فَقَالُوا : مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : فَاطِمَةُ قَالُوا : نَسْأَلُكَ عَنِ الرَّجَالِ. قَالَ أَمَا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ! فَأَشْبَهَ خُلْفَكَ خُلْفِي وَأَشْبَهَ خُلْفِي خُلْفَكَ، وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي. وَأَمَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَّتِي وَ أَبُو وَلَدِي، وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَا أَنْتَ يَا زَيْدُ! فَمَوْلَايَ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔“

الحدیث رقم 76 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 204 / 5، الحدیث رقم : 21825، و الحاکم في المستدرک، 239 / 3، الحدیث رقم : 4957، و المقدسي في الأحاديث المختارة، 151 / 4، الحدیث رقم : 1369، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 274 / 9.

77. عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ فِيهَا عَنْهُ قَالَ : ثُمَّ بَعَثَ فَلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ : لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو سورہ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورہ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اس سورہ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جاسکتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 77 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 330 / 1، الحدیث رقم : 3062

كَنَزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

(8) بَابُ فِي إِيْتِصَاصِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

(على المرتضى رضى الله عنه حضور نبى اكرم صلى الله عليه وآله وسلم کے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے)

78. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ : خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! اللَّهُ أَتُخَلِّفُنِي فِي النَّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوة تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

الحدیث رقم 78 : أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، 4 / 1602، الحديث رقم : 4154، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، 4 / 1871، 1870، الحديث رقم : 2404، والترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، 5 / 638، الحديث رقم : 3724، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 185، الحديث رقم : 1608، وابن حبان في الصحيح، 15 / 370، الحديث رقم : 6927، و البيهقي في السنن الكبرى، 9 / 40.

79. عَنْ سَعْدِ قَالَ : سَمِعْتُ إِبرَاهِيمَ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 79 : أخرجه البخاري في الصحيح، 3 / 1359، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، الحديث رقم : 3503، و ابن ماجه في السنن، مقدمه، باب فضائل الصحابة، فضل علي بن أبي طالب، 1 / 42، الحديث رقم : 115، وابن حبان في الصحيح، 15 / 369، الحديث رقم : 6926، و أبو يعلي في المسند، 2 / 73، الحديث رقم : 718.

80. عَنْ سَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 80 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل علي، 4 / 1871، الحديث رقم : 2404، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 44، الحديث رقم : 8139، والطبراني في المعجم الأوسط، 3 / 139، الحديث رقم : 2728.

81. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ : فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافَةَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِينْتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ : أَمَا سَمِعْتَهُ فَقُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إصْبَعِيهِ عَلَيَّ أَدْنِيهِ فَقَالَ : نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام تھے، مگر بلا شبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بالمشافہ سن لوں۔ پس میری حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنائی۔ انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے میں نے عرض کیا، کیا آپ نے خود سنا ہے؟

انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 81 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، 4 / 1870، الحدیث رقم : 2404، و الترمذی في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، 5 / 641، الحدیث رقم : 3731، و ابن ماجه في السنن، مقدمه، باب في فضائل أصحاب الرسول، فضل علي بن أبي طالب، 1 / 45، الحدیث رقم : 121.

82. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَعَارِضِهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلْفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَ الصَّبِيَّانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ : لِأَعْظَى الرَّأْيَةِ رَجُلًا يُجِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُجِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ قَالَ : فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَآتَيْتَنِي بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُوا آبَاءَنَا وَ آبَاءَكُمْ) (آل عمران، 3 : 61)، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض معازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت آپ رضی اللہ عنہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (آپ فرما دیجئے او ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ) تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 82 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 4 / 1871، الحدیث رقم : 2404، و الترمذی في الجامع، الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 5 / 638، الحدیث رقم : 3724.

83. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ وَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحدیث رقم 83 : أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 640، الحدیث رقم : 3730، أحمد بن حنبل في المسند، 3 / 338، الحدیث رقم : 14679، و الطبرانی في المعجم الكبير، 2 / 247، الحدیث رقم : 2035. الحدیث رقم 84 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الحدیث رقم : 3062

84. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ : وَ خَرَجَ بِالنَّاسِ فِي عَزْوَةِ تَبُوكَ. قَالَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ : أخرج معك؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ لَا فَبَكَي عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ.

إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَ أَنْتَ خَلِيفَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا : کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے لئے ایسے بے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھے؟ مگر یہ کہ تو نبی نہیں۔ تجھے اپنا نائب بنائے بغیر میرا کوچ کرنا مناسب نہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 9

(9) بَابُ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(على المرتضى) كا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ

85. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتُ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

”حضرت عبداللہ بن عمر و بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا : یہ حدیث حسن ہے۔“

الحدیث رقم 85 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 637، الحدیث رقم : 3722، وفي ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 640، الحدیث رقم : 3729، و الحاكم في المستدرک علي الصحيحين، 3 / 135، الحدیث رقم : 4630، والمقدسي في الأحاديث المختارة، 2 / 235، الحدیث رقم : 614، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 142، الحدیث رقم : 8504.

86. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَاَنْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ : لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَا اَنْتَجَبْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ اَنْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

”اس قول کا معنی کہ ”بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی“، یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں کچھ کہوں۔“

الحدیث رقم 86 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، 5 / 639، الحدیث رقم : 3726، وابن أبي عاصم في السنة، 2 / 598، الحدیث رقم : 1321، والطبراني في المعجم الكبير، 2 / 186، الحدیث رقم : 1756.

87. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يُجَنَّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ : قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صَرْدٍ : مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ : لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرُّهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن سرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے فرمایا : اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحدیث رقم 87 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 639، الحدیث رقم : 3727، والبخاري في المسند، 4 / 36، الحدیث رقم : 1197، و أبو يعلى في المسند، 2 / 311، الحدیث رقم : 1042، و البيهقي في السنن الكبرى، 7 / 65، الحدیث رقم : 13181.

88. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ : فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لَا تُمِثَّنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیر و عافیت) نہ دیکھ لوں، اس حدیث کو امام ترمذی نے بیان کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحدیث رقم 88 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 643، الحدیث رقم : 3737، و الطبراني في المعجم الكبير، 25 / 68، الحدیث رقم : 168، والطبراني في المعجم الأوسط، 3 / 48، الحدیث رقم : 2432، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 609، الحدیث رقم : 1039.

89. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : رَجِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ رَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَجِمَ اللَّهُ عَمَرَ، يَقُولُ الْحَقُّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ، رَجِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ، تَسْتَجِبُهُ الْمَلَائِكَةُ، رَجِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرۃ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 89 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، 5 / 633، الحدیث رقم : 3714، و الحاكم في المستدرک علي الصحيحين، 3 / 134، الحدیث رقم : 4629، و الطبراني في المعجم الاوسط، 6 / 95، الحدیث رقم : 5906، و البزار في المسند، 3 / 52، الحدیث رقم : 806، و أبويعلى في المسند، 1 : 418، الحدیث رقم : 550.

90. عَنْ حَنْسِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَحِّي بِكَبْشَيْنٍ فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذَا؟ فَقَالَ : أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصْحِيَ عَنْهُ فَأَنَا أَصْحِي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت حنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 90 : أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، 3 / 94، الحديث رقم : 2790، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 150، الحديث رقم : 1285.

91. عَنْ ابْنِ نُجَيْيٍّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ : مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَتَخَنَّجُ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت عبدالله بن نجی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔ اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 91 : أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب التتحنج في الصلاة، 3 / 12، الحديث رقم : 1212، و ابن ماجة في السنن، كتاب الأدب، باب الإستئذان، 2 / 1222، الحديث رقم : 3708، و النسائي في السنن الكبرى، 1 / 360، الحديث رقم : 1136، و ابن أبي شيبعة في المصنف، 5 / 242، الحديث رقم : 25676.

92. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِبْهُ أَحَدٌ مِمَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمِ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحديث رقم 92 : أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، 4 / 318، الحديث رقم : 4314، والحاكم في المستدرک، 3 / 141، الحديث رقم : 4647، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 116.

93. عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَمَا تَرْضَى إِنَّكَ أَجِي وَ أَنَا أَخُوكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے فرمایا : تم اس پر راضی نہیں کہ تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 93 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 1 / 319، الحديث رقم : 949، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 131.

94. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ أَدْخُلُ فِيهَا عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي سَبَّحَ بِي فَكَانَ ذَاكَ إِذْنُهُ لِي. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَيْدِي لِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبدالله بن نجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : سحری کے وقت ایک ساعت ایسی تھی کہ جس میں مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا نصیب ہوتا۔ پس اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو مجھے بتانے کے لیے تسبیح فرماتے پس یہ میرے لئے اجازت ہوتی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 94 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 77، الحديث رقم : 570

95. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ فِيهَا عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي عَلِيٌّ : كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبدالله بن نجی الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میرا ایک خاص مقام و مرتبہ تھا جو

مخلوقات میں سے کسی اور کا نہیں تھا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 95 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 85، الحديث رقم : 647، و البزار في المسند، 3 / 98، الحديث رقم :
 879، و المقدسي في الأحاديث المختارة، 2 / 374، الحديث رقم : 757.

96. عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَيَّئْنَا لَهُ ثُمَّ قَالَ : يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَيَّئْنَا لَهُ ثُمَّ قَالَ : يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوُدِيِّ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَيَّئْنَا لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر میں تھے جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے گا پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے گا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں : میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر انور چھوٹی کھجور کی شاخوں میں سے نکالے ہوئے فرما رہے تھے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو اس آنے والے کو علی بنا دے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 96 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 3 / 331، الحديث رقم : 14590، و أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 209،
 الحدیث رقم : 233.

97. عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ : وَالَّذِي أَخْلَفَ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لِأَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ : عُدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يُقُولُ : جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ : وَأُظْنُهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَخَرَجْنَا مِنَ النَّبِيِّتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكْبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ فُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ علی (میری عبادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں : میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ آپ فرماتی ہیں : اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا آپ کو شاید حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی کام ہو گا پس ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 97 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 6 / 300، الحديث رقم : 26607، و الحاكم في المستدرک، 3 / 149،
 الحدیث رقم : 4671، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 112.

98. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي الْهَجْرَةِ، أَمَرَنِي أَنْ أَقِيمَ بَعْدَهُ حَتَّى أُوَدِّيَ وَدَائِعَ كَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ، وَإِذَا كَانَ يُسَمِّي الْأَمِينَ. فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا، فَكُنْتُ أَظْهَرُ، مَا تَعَيَّبْتُ يَوْمًا وَاجِدًا ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ طَرِيقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْتُ بَنِي عَمْرٍو بِنِ عَوْفٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُعَيَّمٌ، فَنَزَلْتُ عَلَيَّ كَلْتُومُ بِنِ الْأَهْدَمِ، وَهَذَا لِكَ مَنَزَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کی غرض سے مدینہ

کی طرف روانہ ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ابھی مکہ میں ہی رکوں تاآنکہ میں لوگوں کی امانتیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں وہ انہیں لوٹا دوں۔ اسی لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا پس میں نے تین دن مکہ میں قیام کیا، میں مکہ میں لوگوں کے سامنے رہا، ایک دن بھی نہیں چھپا۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا یہاں تک کہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں پہنچا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں مقیم تھے۔ پس میں کلثوم بن ہدم کے ہاں مہمان ٹھہرا اور وہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں بیان کیا ہے۔“
الحدیث رقم 98 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 3 / 22.

99. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : بَيْنَا لَيْلَةً بَعِيرٍ عَشَاءً، فَأَصْبَحْتُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيَّ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ. وَهِيَ مَحْرُونَةٌ فَقُلْتُ : مَا لَكَ؟ فَقَالَتْ : لَمْ نَتَعَشَّ الْبَارِحَةَ وَلَمْ نَتَعَدَّ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا عَشَاءٌ، فَخَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ فَأَصْبَتُ مَا اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَلَحْمًا بِدِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بِهِ فَخَبَزَتْ وَطَبَخَتْ، فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنْ إِنْضَاجِ الْقِدْرِ قَالَتْ : لَوْ أَتَيْتُ أَبِي فَدَعَوْتُهُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْجُوعِ ضَجِيعًا، فَقُلْتُ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدَنَا طَعَامٌ فَهَلُمَّ، فَتَوَكَّأَ عَلَيَّ حَتَّى دَخَلَ وَالْقِدْرُ تُفَوِّرُ فَقَالَ : اغْرِفِي لِعَائِشَةَ فَعَرَفَتْ فِي صَحْفَةٍ، ثُمَّ قَالَ : اغْرِفِي لِحَفْصَةَ فَعَرَفَتْ فِي صَحْفَةٍ، حَتَّى عَرَفَتْ لَجَمِيعِ نِسَائِهِ التَّبَسُّعُ، ثُمَّ قَالَ : اغْرِفِي لِأَبِيكَ وَرَوْحِكَ فَعَرَفَتْ فَقَالَ : اغْرِفِي فَكُلِّي فَعَرَفَتْ، ثُمَّ رَفَعَتْ الْقِدْرَ وَإِنهَا لَتَوَيْضُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا مَاشَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”امام جعفر بن محمد الباقر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کہ ہم نے ایک رات بغیر شام کے کھانے کے گزاری پس میں صبح کے وقت گھر سے نکل گیا پھر میں فاطمہ کی طرف لوٹا تو وہ بہت زیادہ پریشان تھی میں نے کہا اے فاطمہ کیا بات ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہم نے گذشتہ رات کھانا نہیں کھایا اور آج دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا اور آج پھر رات کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے پس میں باہر نکلا اور کھانے کے لئے کوئی چیز تلاش کرنے لگا پس میں نے وہ چیز پالی جس سے میں کچھ طعام اور ایک درہم کے بدلے گوشت خرید سکوں پھر میں یہ چیزیں لے کر فاطمہ کے پاس آیا، اس نے اٹا گوندا اور کھانا پکایا اور جب ہنڈیا پکانے سے فارغ ہو گئی تو کہنے لگی اگر آپ میرے والد ماجد کو بھی بلا لائیں؟ پس میں گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں بھوکے لیٹے سے پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہمارے پاس کھانا موجود ہے آپ تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا سہارا لے کر اٹھے اور ہم گھر میں داخل ہو گئے۔ اس وقت ہنڈیا ابل رہی تھی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا : اے فاطمہ! عائشہ کے لئے کچھ سالن رکھ لو۔ پس فاطمہ نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے سالن نکال دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حفصہ کے لئے بھی کچھ سالن نکال لو پس انہوں نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے بھی سالن رکھ دیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو ازواج کے لئے سالن رکھ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اپنے والد اور خاوند کے لئے سالن نکالو پس انہوں نے نکالا پھر فرمایا : اپنے لئے سالن نکالو اور کھاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے ہنڈیا کو اٹھا کر دیکھا تو وہ بھری ہوئی تھی پس ہم نے اس میں سے کھایا جتنا اللہ نے چاہا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں بیان کیا ہے۔“ (سبحان اللہ)
الحدیث رقم 99 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 1 / 187.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 10

(10) بَابُ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب)

100. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كَلُّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 100 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، 5 / 636، الحدیث رقم : 3721، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، 9 / 146، الحدیث رقم : 9372، وابن حیان فی الطبقات المحدثین بأصبهان، 3 / 454 .

101. عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت بريدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحدیث رقم 101 : أخرجه الترمذی فی ابواب المناقب باب فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 5 / 698، الحدیث رقم : 3868، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، 8 / 130، الحدیث رقم : 7258، والحاکم فی المستدرک، 3 : 168، رقم : 4735 .

102. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلِيٍّ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ فَاطِمَةُ، فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ زَوْجَهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا لوگوں میں کون حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے؟ انہوں نے فرمایا : حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا : اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحدیث رقم 102 : أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، أبواب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 5 / 701، الحدیث رقم : 3874، والحاکم فی المستدرک، 3 / 171 .

103. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلِيٍّ عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا مِنْ وَرَائِ الْحِجَابِ وَهِيَ تَسْأَلُنِي عَنْ رَجُلٍ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِمْرَأَةً كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمْرَأَتِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْأَسْنَادِ.

”حضرت جمیع ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، میں نے پردہ کے پیچھے سے آواز سنی ام المومنین میری والدہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھ رہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا : آپ مجھ سے اس شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہیں بخدا میرے علم میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب نہ تھا اور نہ روئے زمین پر ان کی بیوی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر کوئی عورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں محبوب تھی۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحدیث رقم 103 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 167، الحدیث رقم : 4731، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 140، الحدیث رقم : 8497 .

104. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرُخَ مَشْوِيٌّ فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَبِّئِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا أَكْلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ قَالَ : فَقُلْتُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ حَاجَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَا حَبَسَكَ عَلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ أَجْرٌ ثَلَاثِ كِرَاتٍ يَرُدُّنِي أَنَسٌ يَزْعَمُ إِنَّكَ عَلَيَّ حَاجَةٌ فَقَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دُعَاءَ كَذَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : إِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُحِبُّ قَوْمَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَيَّ شَرِطُ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک بہنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! میرے پاس اسے بھیج جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی یا اللہ! کسی انصاری کو اس دعا کا مصداق بنا دے، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے کہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول ہیں۔ وہ واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، پھر میں نے کہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ پھر آئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : انس! اس کیلئے دروازہ کھول دو، وہ اندر داخل ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا : تجھے کس نے میرے پاس آنے سے روکا؟ انہوں نے عرض کیا : یا رسول اللہ! یہ تین میں سے آخری بار ہے کہ انس مجھے یہ کہہ کر واپس کرتے رہے کہ آپ کسی کام میں مشغول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے میرے اس عمل کی وجہ دریافت کی تو میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دعا کرتے سن لیا تھا۔ پس میری خواہش تھی کہ یہ (خوش نصیب) شخص انصار میں سے ہو۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہر آدمی اپنی قوم سے پیار کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔“

الحدیث رقم 104 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 141، الحدیث رقم : 4650، والطبرانی في المعجم الأوسط، 7 / 267، الحدیث رقم : 7466، والطبرانی في المعجم الكبير، 1 / 253، الحدیث رقم : 730، والهيثمی في مجمع الزوائد، 9 / 126.

105. عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : إِشْتَكَيْتُ عَلِيًّا النَّاسُ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِينَا حَاطِبِيًّا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ! إِنَّهُ لَأَحْسَنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ .

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحدیث رقم 105 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 3 / 86، الحدیث رقم : 11835، و الحاكم في المستدرک، 3 / 144، الحدیث رقم : 4654، و ابن هشام في السيرة النبوية، 6 / 8.

106. عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعُوثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَ جِبْرِيلُ عَنْكَ رَاضُونَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا : اللہ تعالیٰ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل آپ سے راضی ہیں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 106 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 1 / 319، الحديث رقم؛ 946، والهيثمى في مجمع الزوائد، 9 / 131.

كَنَزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 11

(11) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي

(حبِ علی رضی اللہ عنہ حبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور بغضِ علی رضی اللہ عنہ بغضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے)

107. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ : مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا : جو مجھ سے محبت کرے گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے والد (یعنی علی رضی اللہ عنہ) اور دونوں کی والدہ (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہو گا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 107 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب علي، 5 / 641، الحديث رقم : 3733، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 77، الحديث رقم : 576، و الطبراني في المعجم الكبير، 2 / 77، الحديث رقم : 576، و أيضاً في 2 / 163، الحديث رقم : 960، والمقدسي في الأحاديث المختارة، 2 / 45، الحديث رقم : 421.

108. عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ نَالِاسْمِيَّ قَالَ (وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْخُدَيْبِيَّةِ) قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ، حَتَّى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شِكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَانِي أَبْدَنِي عَيْنَيْهِ يَقُولُ : حَدِّدْ إِلَيَّ النَّظَرَ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ يَا عَمْرُو! وَاللَّهِ! لَقَدْ آذَيْتَنِي قُلْتُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أُؤْذِيكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ نے جو کہ اصحابِ خدیبیہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران انہوں نے میرے ساتھ سختی کی یہاں تک کہ میں اپنے دل میں ان کے خلاف کچھ محسوس کرنے لگا، پس جب میں (یمن سے) واپس آیا تو میں نے ان کے خلاف مسجد میں شکایت کا اظہار کر دیا یہاں تک کہ یہ بات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئی پھر ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بڑے غور سے دیکھا یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے عمرو! خدا کی قسم تو نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو اذیت دینے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہاں جو علی کو اذیت دیتا ہے وہ مجھے اذیت دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 108 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 3 / 483، و الحاكم في المستدرک، 3 / 131، الحديث رقم : 4619، و الهيثمى في مجمع الزوائد، 9 / 129، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، 2 / 579، الحديث رقم : 981. و البخاري في التاريخ الكبير، 2 / 3060.307.

109. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَيَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِي : أَيْسَبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَكُفُّمْ؟ قُلْتُ : مَعَادَ اللَّهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا : کیا تمہارے اندر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 109 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 6 / 323، الحديث رقم : 26791، والحاكم في المستدرک، 3 / 130،
الحدیث رقم : 4615، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 133، الحديث رقم : 8476، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 130.

110. عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : يَا عُوَّاءُ اللَّهِ آذَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : (إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا) لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَيًّا لَأَذَيْتَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَ قَالَ الْحَاكِمُ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا : اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) ”بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے پھر فرمایا : اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذیت کا باعث بنتا۔ اس حدیث کو امام حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحدیث رقم 110 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 121، 122، الحديث رقم : 4618.

111. عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ : حَجَّجْتُ وَ أَنَا غُلَامٌ فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ وَإِذَا النَّاسُ عُنُقٌ وَاحِدٌ فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوا عَلَيَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ : يَا شَيْبَةَ بِنْتُ رُبَيْعٍ، فَأَجَابَهَا رَجُلٌ جَلْفٌ جَافٌ : لَبَّيْكَ يَا أُمَّتَاهُ، قَالَتْ : أَيْسَبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَادِيكُمْ؟ قَالَ : وَ أَنِّي ذَلِكَ! قَالَتْ : فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ : إِنَّا لَنَقُولُ شَيْئًا نُرِيدُ عَرَضَ هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَتْ : فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

”حضرت ابو عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غلام کے ساتھ حج کیا پس میں مدینہ کے پاس سے گزرا تو میں نے لوگوں کو اکھٹا (کہیں جاتے ہوئے) دیکھا، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ سارے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میں نے ان کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ اے شیبہ بن ربیع! ایک روکھے اور سخت مزاج آدمی نے جواب دیا ہاں میری ماں! تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : کیا تمہارے قبیلہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی جاتی ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا : یہ کیسے ہوسکتا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کیا حضرت علی بن ابی طالب کو گالی دی جاتی ہے؟ تو اس نے کہا ہم جو بھی کہتے ہیں اس سے ہماری مراد دنیاوی غرض ہوتی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔ اس حدیث کو حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 111 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 121، الحديث رقم : 4616، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 130 :
رجالہ رجال الصحیح، و ابن عساکر في تاريخه، 42 / 533. 267، 266، 268، 533.

112. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ

حَبِيبُكَ حَبِيبِي وَ حَبِيبِي حَبِيبُ اللَّهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللَّهِ وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ صَحِيحٌ عَلِيٌّ شَرَطَ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے“

الحدیث رقم 112 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 138، الحدیث رقم : 4640، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 5 / 325، الحدیث رقم : 8325.

113. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : طَوْلِي لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُو يَعْلَى.
وَ قَالَ الْحَاكِمُ : هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔ اس حدیث کو حاکم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحدیث رقم 113 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 145، الحدیث رقم : 4657 وأبو يعلي في المسند، 3 / 178.179، الحدیث رقم : 1602، و الطبراني في المعجم الاوسط، 2 / 337، الحدیث رقم : 2157.

114. عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : مُجِيبُكَ مُجِيبِي وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 114 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 6 / 239، الحدیث رقم : 6097، واليزار في المسند، 6 / 488، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 132، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 5 / 316، الحدیث رقم : 8304.

115. عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا تَسْبُوا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخَرَيْنِ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَلَا تَسْبُوا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَلَا تَسْبُوا عَلِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّيَّ، وَمَنْ سَبَّيَّ فَقَدْ سَبَّ اللَّهَ، وَمَنْ سَبَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ عَذَّبَهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ.

”امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر اور عمر کو گالی نہ دو پس بے شک وہ دونوں اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور مرسلین کے اور حسن اور حسین کو بھی گالی نہ دو بے شک وہ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں اور علی کو گالی نہ دو پس بے شک جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے اور جو مجھے گالی دیتا ہے وہ اللہ کو گالی دیتا ہے۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 115 : أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 14 / 131 / 132، 30 / 178، 179.

116. عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ : مَنْ آذَى شَعْرَةَ مَنْكَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں درآئالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے موئے مبارک پکڑے ہوئے تھے کہ جس شخص نے تجھے (اے علی) بال برابر بھی اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے۔“

الحديث رقم 116 : أخرجه ابن عساکر في تاريخه، 54 / 308 : و الهندي في كنز العمال، 12 / 349، الحديث رقم : 25351، و نيشابوري في شرف المصطفى. 5 / 505، الحديث رقم : 2486.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 12

(12) بَابُ فِي كَوْنِ حُبِّهِ عَلامَةً الْمُؤْمِنِينَ وَ بُغْضِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلامَةً الْمُنَافِقِينَ

(حب علی رضی اللہ عنہ علامت ایمان ہے اور بغض علی رضی اللہ عنہ علامت نفاق ہے)

117. عَنْ زُرِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسْمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُجِبِّي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

” حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگانے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 117 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل علي أن حب الأنصار و علي من الإيمان، 1 / 86،
الحديث رقم : 78، و ابن حبان في الصحيح، 15 / 367، الحديث رقم : 6924، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 47، الحديث
رقم : 8153، وابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 365، الحديث رقم : 32064، وأبو يعلى في المسند، 1 / 250، الحديث رقم :
291، و البزار في المسند، 2 / 182، الحديث رقم : 560، و ابن أبي عاصم في السنة، 2 / 598، الحديث رقم : 1325.

118. عَنْ عَلِيٍّ : قَالَ لَقَدْ عَوَّدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُجِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِينَ دَعَالَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

” حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

الحديث رقم 118 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب 5 / 643، الحديث رقم : 3736.

119. عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهُمْ لَنَا، قَالَ : عَلِيٌّ مِنْهُمْ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُو ذَرٍّ، وَ الْمَقْدَادُ، وَ سَلْمَانَ وَ أَمْرِي يُحِبُّهُمْ، وَ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ علی بھی انہی میں سے ہے، اور باقی تین ابو ذر، مقداد اور سلمان ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحدیث رقم 119 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، 5 / 636، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، الحدیث رقم : 3718، وابن ماجه في السنن، مقدمه، فضل سلمان وأبي ذر ومقداد، الحدیث رقم : 149، وأبو نعیم في حلیة الاولیاء، 1 / 172.

120. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُعْضِهِمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 120 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، 5 / 635، الحدیث رقم : 3717، و أبو نعیم في حلیة الاولیاء، 6 / 295.

121. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مَنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

الحدیث رقم 121 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 635، الحدیث رقم : 3717، و أبويعلي في المسند، 12 / 362، الحدیث رقم : 6931 و الطبراني في المعجم الكبير، 23 / 375، الحدیث رقم : 886.

122. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَ عَلِيٌّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِبُعْضِهِمْ عَلِيًّا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اپنے اندر منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں بیان کیا ہے۔“

الحدیث رقم 122 : أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 264، الحدیث رقم : 4151، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 132.

123. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِذَا دَفَعَ اللَّهُ الْفُطْرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِسُوءِ رَأْيِهِمْ فِي أَنْبِيَائِهِمْ وَإِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ الْفُطْرَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِبُعْضِهِمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ان کی بادشاہت انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کے برے سلوک کی وجہ سے چھین لی اور بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت سے اس کی بادشاہت کو علی کے ساتھ بغض کی وجہ سے چھین لے گا۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 123 : أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 1 / 344، الحدیث رقم : 1384، والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، 2 / 251.

باب 13

(13) بَابُ فِي تَلْفِيظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِأَبِي تَرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ

(ابو تراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب)

124. عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : مَا كَانَ لِعَلِيٍِّّ إِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التَّرَابِ وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهِا. فَقَالَ لَهُ : أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لَمْ سَمِّيَ أَبَا تَرَابٍ؟ قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيَّتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟ فَقَالَتْ : كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْبِيٌّ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ : انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تَرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُولُ : فَمَنْ أَبَا التَّرَابِ! فَمَنْ أَبَا التَّرَابِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب ان کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے کہا ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ عرض کیا میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا : جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے : اے ابو تراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابو تراب اٹھو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

الحدیث رقم 124 : أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساجد، باب نوم الرجال في المسجد، 1 / 169، الحديث رقم : 430، و البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب القائلة في المسجد، 5 / 2316، الحديث رقم : 5924، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، 4 / 1874، الحديث رقم : 2409، و البيهقي في السنن الكبرى، 2 / 446، الحديث رقم : 4137، و الحاكم في معرفة علوم الحديث، 1 / 211.

125. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ : هَذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ : فَيَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ : يَقُولُ لَهُ : أَبُو تَرَابٍ، فَضَحِكَ. قَالَ : وَاللَّهِ مَا سَمَاءُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَمَا كَانَ وَاللَّهِ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطَعْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَ قُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ، كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ : دَخَلَ عَلِيُّ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟ قَالَتْ : فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ رِدَاؤَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَ خَلَصَ التَّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ : اجْلِسْ أَبَا تَرَابٍ. مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس وقت کے حاکم مدینہ کی شکایت کی کہ وہ برسہا برس منبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے پوچھا : وہ کیا کہتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ اس پر حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہنس دینے اور فرمایا، خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا تھا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کوئی نام اس سے بڑھ کر محبوب نہ تھا۔ میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے کی پوری حدیث سننے کی خواہش کی، میں نے عرض کیا : اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا : ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر تشریف لے گئے اور پھر مسجد میں آ کر لیٹ گئے، حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا : تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا : مسجد میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ان کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ چادر ان کے پہلو سے سرک گئی تھی اور ان کے جسم پر دھول لگ گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پشت سے دھول جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے اٹھو، اے ابو تراب! اٹھو، اے ابو تراب۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 125 : أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، 3 / 1358، الحدیث رقم : 3500، و ابن حبان في الصحيح، 15 / 368، الحدیث رقم : 6925، و الطبراني في المعجم الكبير، 6 / 167، الحدیث رقم : 5879، و الروياني في المسند، 2 / 188، الحدیث رقم : 1015، و الشيباني في الأحاد و المثاني، 1 / 150، الحدیث رقم : 183، و البخاري في الأدب المفرد، 1 / 296، الحدیث رقم : 852، و المبارکفوري في تحفة الأحوذی، 10 / 144.

126. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ . وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحدیث رقم 126 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 133، الحدیث رقم : 4625، و الطبراني في المعجم الأوسط، 2 / 127، الحدیث رقم : 1468، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 116.

127. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَدْعُوا لِي سَيِّدِ الْعَرَبِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ .

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے پاس سردار عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا : میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 127 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 134، الحدیث رقم : 4626، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 131، و أبونعیم في حلیة الأولیاء، 1 / 63.

128. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : يَا أَنَسُ إِنِّطَلِقْ فَادْعُ لِي سَيِّدِ الْعَرَبِ يَعْني عَلِيًّا فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ ، فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ الْأَنْصَارَ فَأَتَوْهُ فَقَالَ لَهُمْ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَا أَدْلِكُمْ عَلِيًّا مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : هَذَا عَلِيٌّ فَأَجْبُوهُ بِحَبِّي وَكَرْمُوهُ لِكِرَامَتِي فَإِنَّ جِبْرِيْلَ أَمْرَنِي بِالَّذِي قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ .

”امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے انس! میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا : میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے ذریعے انصار کو بلا بھیجا جب وہ آگئے تو فرمایا : اے گروہ انصار! میں تمہیں وہ امر نہ بتاؤں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ لوگوں نے عرض کیا : یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ علی ہے تم میری محبت کی بنا پر اس سے محبت کرو اور میری عزت و تکریم کی بنا پر اس کی عزت کرو، جو میں نے تم سے کہا اس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نے دیا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 128 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 3 / 88، الحدیث رقم، 2749، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 9 / 132، و أبو نعیم في حلیة الأولیاء، 1 / 63.

129. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَائِمًا فِي التُّرَابِ ، فَقَالَ : إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِكَ أَبُو

ثُرَابٍ، أَنْتَ أَبُو ثُرَابٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابو تراب ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 129 : أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، 1 / 237، الحدیث رقم : 775، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 101.

130. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَبِي ثُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 130 : أخرجه البزار في المسند، 4 / 248، الحدیث رقم : 1417، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، 9 / 101.

كَتَبَ الْمَطَالِبُ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 14

(14) بَابُ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتِحًا لِخَيْبَرَ وَصَاحِبًا لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(آپ کا فاتح خیبر اور علمبردار مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا)

131. عَنْ سَلْمَةَ قَالَتْ : كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ : أَنَا أَنْتَخَلْفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لِيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ : يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِذَا نَحْنُ بَعْلِيٌّ، وَمَا نَرَجُوهُ، فَقَالُوا : هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکہ خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہوسکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے۔ جب وہ شب ائی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔ یہ حدیث متفق علیہ۔“

الحدیث رقم 131 : أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، 3 / 1357، الحدیث رقم : 3499، و في كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، 4 / 1542، الحدیث رقم : 3972، و في كتاب الجهاد و السير، باب ما قيل في لواء النبي صلي الله عليه وآله وسلم، 3 / 1086، الحدیث رقم : 2812، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 4 / 1872، الحدیث رقم : 2407، و البيهقي في السنن الكبرى، 6 / 362، الحدیث رقم : 12837.

132. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ يَدَيْهِ. يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: قَبَاتِ النَّاسُ يَدُوكُونَ لِيَلْتَهُمْ أُيُومُهُمْ يُعْطَاهَا. قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَوْا عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيُّنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ. فَأَتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ. وَ دَعَا لَهُ، فَبَرَأَ. حَتَّى كَانُ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ. فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: أَنْفَذَ عَلِيُّ رَسْلَكَ. حَتَّى تَنْزَلَ بِسَاحَتِهِمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَيَّ الْإِسْلَامِ. وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ. فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاجِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ. مَنَّاقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا پھر صحابہ نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ دیکھئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں، جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے ان میں سے ہر شخص کو یہ توقع تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو بلاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا کی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا کبھی تکلیف ہی نہ تھی، پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا، جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

الحدیث رقم 132 : أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، 4 / 1542، الحديث رقم : 3973، و في كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، 3 / 1357، الحديث رقم : 3498، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، 4 / 1872، الحديث رقم : 2406، وأحمد بن حنبل في المسند، 5 / 333، الحديث رقم : 22872، و ابن حبان في الصحيح، 15 / 377، الحديث رقم : 6932، و أبو يعلى في المسند، 13 / 531، الحديث رقم : 7537.

133. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ يَدَيْهِ. قَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَتَسَاوَرَتْ لَهَا رَجَاءً أَنْ أَدْعِيَ لَهَا. قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. وَقَالَ امْسُ. وَلَا تَلْتَقِطْ. حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ. قَالَ فَسَارَ عَلِيُّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَقِطْ. فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَيَّ مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ قَاتِلُهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ. إِلَّا بِحَقِّهَا. وَ جَسَابُهُمْ عَلَيَّ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، اس دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس امید سے آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس کیلئے بلائیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور فرمایا جاؤ اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور گئے پھر ٹھہر گئے اور ادھر ادھر التفات نہیں کیا، پھر انہوں نے زور سے آواز دی یا رسول اللہ! میں لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی شہادت نہ دیں اور جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر

انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الّا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 133 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، 4 / 1871، 1872،
 الحدیث رقم : 2405، وابن حبان في الصحيح، 15 / 379، الحدیث رقم : 6934، والنسائي في السنن الكبرى، 5 / 179، الحدیث
 رقم : 8603، والبيهقي في شعب الإيمان، 1 / 88، الحدیث رقم : 78، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 110.

134. عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ : ثُمَّ أُرْسِلَنِي إِلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ أَرْمَدٌ، فَقَالَ : لِأَعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ، أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ : فَأَتَيْتُ عَلِيًّا، فَحَنَّتْ بِهِ أَفْوَدُهُ، وَهُوَ أَرْمَدٌ، حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ،
 فَبَصَّقَ فِي عَيْنَيْهِ قَبْرًا، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبًا فَقَالَ :

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ
 شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ
 إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلْهَبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ :
 أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي خَيْبَرَةَ
 كَلَيْتَ غَابَاتِ كَرِيهِ الْمُنْظَرَةَ
 أَوْ فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السُّنْدَرَةَ

قَالَ : فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَيَّ يَدِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے بھیجا اور ان کو آشوب چشم تھا پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں ضرور بالضرور جہنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہو گا یا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آیا اس حال میں کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ اور پھر انہیں جہنڈا عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں مرحب نکلا اور کہنے لگا۔“

(تحقیق خیبر جانتا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور ایک تجربہ کار جنگجو ہوں اور جب جنگیں ہوتی ہیں تو وہ بھڑک اٹھتا ہے)
 پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

(میں وہ شخص ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے اور میں جنگل کے اس شیر کی مانند ہوں جو ایک بییت ناک منظر کا حامل ہو یا ان کے درمیان ایک پیمانوں میں ایک بڑا پیمانہ)
 راوی بیان کرتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی اور اس کو قتل کر دیا پھر فتح آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 134 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب و هي الخندق، 3 / ، 1441، الحدیث
 رقم : 1807، و ابن حبان في الصحيح، 15 / 382، الحدیث رقم : 6935، و أحمد بن حنبل في المسند، 4 / 51، و ابن أبي شيبة
 في المصنف، 7 / 393، الحدیث رقم : 36874، و الطبراني في المعجم الكبير، 7 / 17، الحدیث رقم : 6243.

135. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، : فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
 خَيْبَرٍ : لِأَعْطِيَنَّ اللَّوَاءَ عَدَاً رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدٌ، فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ
 اللَّوَاءَ، وَتَهَضَّنَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرٍ، وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِرُ بَيْنَ أُيْدِيهِمْ وَهُوَ يَقُولُ :

قَدْ عَلِمْتُ خَبِيرُ أَنِّي مَرْحَبٌ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ
أَطْعُنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ
إِذَا اللَّيْثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَبُ

قَالَ : فَاخْتَلَفَ هُوَ وَ عَلِيٌّ صَرَبَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السِّيفُ مِنْهَا بِأَصْرَاسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلَ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ. قَالَ : وَمَا تَنَامُ أَحْزُ النَّاسُ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى فُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل خیبر کے قلعہ میں اترے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کل میں ضرور بالضرور اس آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں، پس جب اگلا دن آیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے معیت میں قتال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ آپ کا سامنا اہل خیبر کے ساتھ ہوا اور اچانک مرحب نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر یہ رجزیہ اشعار کہے :

(تحقیق خیبر نے یہ جان لیا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور میں ایک تجربہ کار جنگجو ہوں۔ میں کبھی نیزے اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں اور جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں) راوی بیان کرتے ہیں دونوں نے تلواروں کے واروں کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر وار کیا یہاں تک کہ تلوار اس کی کھوپڑی کو چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک آپہنچی اور تمام اہل لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے کسی اور نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ فتح مسلمانوں کا مقدر ٹھہری۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 135 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 358، الحدیث رقم : 23081، و النسائي في السنن الكبرى، 5 / 109، الحدیث رقم : 8403، و الحاكم في المستدرک، 3 / 494، الحدیث رقم : 5844، و الهیثمی في مجمع الزوائد، 6 / 150، و الطبري في التاريخ الطبري، 2 / 136.

136. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ، قَالَ : فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ : اللَّهُمَّ! أَدْهِبْ عَنْهُ الْحَرَ وَالْبُرْدَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ يَوْمَئِذٍ. وَقَالَ : لِأَعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرَارٍ فَتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دوران مجھے بلا بھیجا اور مجھے آشوب چشم تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آشوب چشم ہے۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا : اے اللہ! اس سے گرمی و سردی کو دور کر دے۔ پس اس دن کے بعد میں نے نہ تو گرمی اور نہ ہی سردی محسوس کی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا : میں ضرور بالضرور یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہو گا اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 136 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 99، الحدیث رقم : 778، و في 1 / 133، الحدیث رقم : 1117، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 564، الحدیث رقم : 950.

137. عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَ أَنَسُ بْنُ رُوَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَيْنَانِنَا وَ إِخْوَانِنَا وَ أَرْقَانِنَا وَ لَيْسَ لَهُمْ فَهَةٌ فِي الدِّينِ، وَ إِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَا فَارُدَّهُمْ إِلَيْنَا. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فَهَةٌ فِي الدِّينِ سَنَفَقَهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآله وسلم : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَيُبَعثنَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَي الدِّينِ، قَدْ اِئْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَي الْاِيْمَانِ. قَالُوا : مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ : مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَ قَالَ عُمَرُ : مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ، وَ كَانَ اَعْصَى عَلَيَّا نَعْلُهُ يَخْصِفُهَا. قَالَ : ثُمَّ اَلْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلَيُّ فَقَالَ : اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا : صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرکین ہماری طرف آئے جن میں سہیل بن عمرو اور مشرکین کے کئی دیگر سردار تھے پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے آئے ہیں جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائیدادوں سے فرار ہوئے ہیں۔ لہذا آپ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے قریش! تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین اسلام کی خاطر تلوار کے ساتھ تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزما لیا ہے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں نے پوچھا : یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وہ جو تئیں میں پیوند لگانے والا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس وقت اپنی نعلین مبارک مرمت کے لئے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

الحديث رقم 137 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، 5 / 634، الحديث رقم : 3715، و الطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 158، الحديث رقم : 3862، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 649، الحديث رقم : 1105.

138. عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَ أَمَرَ عَلِيَّ أَحَدَهُمَا عَلَيَّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ وَ عَلَيَّ الْآخَرَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَقَالَ : إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ : فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بِهِ، قَالَ : فَقَدِمْتُ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، ثُمَّ قَالَ : مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اَللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اَللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ قَالَ : قُلْتُ : اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اَللَّهِ وَ مِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ، وَ اِنَّمَا اَنَا رَسُولٌ، فَسَكَتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دولشکر ایک ساتھ روانہ کیے۔ ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور فرمایا : جب جنگ ہوگی تو دونوں لشکروں کے امیر علی ہوں گے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ ایک خط حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ فرمایا : تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں : میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔“

الحديث رقم 138 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 638، الحديث رقم : 3725، و في كتاب الجهاد : باب ما جاء من يستعمل علي الحرب، 4 / 207، الحديث رقم : 1704، و ابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 372، الحديث رقم : 32119.

139. عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا قَالَ : وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ

صلي الله عليه وآله وسلم : لِأُبَعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ. قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا : هُوَ فِي الرَّحِي يَطْحَنُ قَالِ وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ؟ قَالَ، فَجَاءَ وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يَبْصُرُ. قَالَ؟ فَفَتَتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہے وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں (فلاں غزوہ کے لئے) اس آدمی کو بھیجوں گا جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا ہے۔ پس (اس جھنڈے) کے حصول کی سعادت کے لئے ہر کسی نے خواہش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ چکی میں آٹا پیس رہا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیس رہا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو آشوب چشم تھا اور اتنا سخت تھا کہ آپ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں پھونکا پھر جھنڈے کو تین دفعہ بلایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 139 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الحدیث رقم : 3062، و الحاكم في المستدرک، 3 / 143، الحدیث رقم : 4652، و النسائي في السنن الكبرى، 5 / 113، الحدیث رقم : 8409، و ابن أبي عاصم في السنة، 2 / 603، الحدیث رقم : 1351.

140. عَنْ هُبَيْرَةَ : حَطَبْنَا لِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : لَقَدْ فَارَقَكُم رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْأَخْرُونَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ بِالرَّأْيَةِ، جَبْرِيْلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 140 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 199، الحدیث رقم : 1719، و الطبراني في المعجم الأوسط، 2 / 336، الحدیث رقم : 2155.

141. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الرَّأْيَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَأْخُذْهَا بِحَقِّهَا؟ فَجَاءَ فَلَانٌ فَقَالَ : أَنَا، قَالَ : أَمِطْ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : أَمِطْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَأَعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَ فَدَكَ وَجَاءَ بِعَجْوَتَيْهِمَا وَقَدِيدِهِمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا پکڑا اور اس کو لہرایا پھر فرمایا : کون اس جھنڈے کو اس کے حق کے ساتھ لے گا پس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میں اس جھنڈے کو لیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم پیچھے ہو جاؤ پھر ایک اور آدمی آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی فرمایا پیچھے ہو جاؤ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد کے چہرے کو عزت و تکریم بخشی میں یہ جھنڈا ضرور بالضرور اس آدمی کو دوں گا جو بھاگے گا نہیں۔ اے علی! یہ جھنڈا اٹھا لو پس وہ چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خیبر اور فدک کی فتح نصیب فرمائی اور آپ ان دونوں (خیبر و فدک) کی کھجوریں اور خشک گوشت لے کر آئے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اور ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔“

الحدیث رقم 141 : أخرجه أحمد في المسند، 3 / 16، الحدیث رقم : 11138، و أبويعلي في المسند، 2 / 499، الحدیث رقم : 1346، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 6 / 151، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، 2 / 583، الحدیث رقم : 987.

142. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جِئْنَا بَعَثَهُ

رَسُولُ اللَّهِ بِرَأْيَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ فَطَرَحَ ثُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاولَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْفَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِينَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي نَفْسِي مَعِيَ سَبْعَةٌ أَنَا تَامِنُهُمْ، تَجْهَدُ عَلِيٌّ أَنْ تَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا تَقْلِبُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ پر ایک یہودی نے وار کر کے آپ کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھیڑ کر اسے اپنی ڈھال بنالیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہو جانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا۔ اس سفر میں میرے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے، ہم آٹھ کے آٹھ مل کر اس دروازے کو التے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ دروازہ (جسے حضرت علی نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ الٹایا جا سکا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 142 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 6 / 8، الحدیث رقم : 23909، والھیثمی فی مجمع الزوائد، 6 / 152.

143. عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوا مَا وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 143 : أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 374، الحدیث رقم : 32139، والعسقلاني في فتح الباري، 7 / 478، والعجلوني في كشف الخفاء، 1 / 438، الحدیث رقم : 1168، وَقَالَ الْعَجْلُونِي : رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، وَالطَّبْرَانِي فِي تَارِيخِ الْأُمَمِ وَالْمُلُوكِ، 2 / 137، وابن هشام في السيرة النبوية، 4 / 306.

144. عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ صَاحِبَ لُؤَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ بَدْرٍ وَ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكَبِيرِ.

”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر سمیت ہر معرکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم بردار تھے۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 144 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 3 / 23.

كَنَزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 15

(15) بَابُ فَيَأْمُرُ النَّبِيُّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باب علی رضی اللہ عنہ کے سوا باقی سب دروازوں کا بند کروا دیا جانا)

145. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی

نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 145 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 641، الحديث رقم : 3732، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 115.

146. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ : فَقَالَ يَوْمًا : سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ : فَتَكَلَّمْتُ فِي ذَلِكَ النَّاسِ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَمَدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَمَا بَعْدُ فَأَيُّ أَمْرٍ بَسَدَ هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، وَ قَالَ فِيهِ قَاتِلُكُمْ وَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ وَ لَكِنِّي أَمَرْتُ بِشَيْبِي فَأَتْبَعْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ : هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی کے صحن میں کھلتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا : علی کا دروازہ چھوڑ کر باقی تمام دروازوں کو بند کر دو۔ راوی نے کہا کہ اس بارے میں لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا : میں نے علی کے دروازے کو چھوڑ کر باقی سب دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ تم میں سے کچھ لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کی ہیں۔ بخدا میں نے اپنی طرف سے کسی چیز کو بند کیا نہ کھولا میں نے تو بس اس امر کی پیروی کی جس کا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحديث رقم 146 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 4 / 369، الحديث رقم : 9502، و النسائي في السنن الكبرى، 5 / 118، الحديث رقم : 8423، و الحاكم في المستدرک، 3 / 135، الحديث رقم : 4631، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 114.

147. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ : وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ، فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيفُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيفٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 147 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 330، الحديث رقم : 3062.

148. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبْوَبُكُمْ، ثُمَّ عَمْرٌ، وَ لَفْذٌ أَوْثَقِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خَصَالٍ، لِأَنَّ تَكْوِينَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ : زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْنَتُهُ، وَ وُلَدْتُ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاةَ الرَّأْيَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی کی طرف کھانے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن جہنڈا عطا فرمایا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 148 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند 2 / 26، الحديث رقم : 4797، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 120، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 567، الحديث رقم : 955.

149. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَسَدَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ كُلِّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدَرْنَا مَا أَدْخَلْنَا وَأَنَا وَخَدِي وَ أَخْرُجْ؟ قَالَ مَا أَمَرْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَسَدَّهَا كُلُّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ وَ رُبَّمَا مَرَّ وَ هُوَ جُنُبٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : کیا صرف میرے آنے جانے کیلئے راستہ رکھنے کی اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مجھے اس کا حکم نہیں سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کروا دیئے اور بسا اوقات وہ حالت جنابت میں بھی مسجد سے گزر جاتے۔ اسے طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 149 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 2 / 246، الحديث رقم : 2031، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 115.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 16

(16) بَابُ فِي مَكَانَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعِلْمِيَّةِ

(آپ رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ)

150. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 150 : أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، 5 / 637، الحديث رقم : 3723، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 634، الحديث رقم : 1081، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 1 / 64.

151. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحديث رقم 151 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 137، الحديث رقم : 4637، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 1 / 44، الحديث رقم : 106.

152. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہذا جو کوئی علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم 152 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 138، الحديث رقم : 4639، و الطبرانی في المعجم الكبير، 11 / 65،
الحديث رقم : 11061، و الهیثمی في المجمع الزوائد، 9 / 114، و المناوی في فیض القدير، 3 / 46، و خطیب البغدادی في
تاریخ بغداد، 4 / 348.

153. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : وَ اللَّهُ ! مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلِيٌّ مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَ هَبَ لِي قَلْبًا عَقُولًا وَ
لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

” حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ
اور کس پر نازل ہوئی ہے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔ اسے
ابونعیم نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں اور ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“
الحديث رقم 153 : أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، 1 / 68، و ابن سعد في الطبقات الکبریٰ، 2 / 338.

154. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قِيلَ لِعَلِيِّ : مَا لَكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ، حَدِيثًا؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَنْبَاءِي، وَ إِذَا سَكَتُ ابْتِدَائِي. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكَبْرَى.

” حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے آپ کثرت سے احادیث
روایت کرنے والے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا : کہ اس کی وجہ یہ ہے جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس کا جواب ارشاد فرماتے تھے اور جب میں خاموش ہوتا
تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بات شروع فرما دیتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“
بیان کیا ہے۔“

الحديث رقم 154 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الکبریٰ، 2 / 338.

155. عَنْ أَبِي الطَّفَيْلِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : سَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَ قَدْ عَرَفْتُ بَلِيلِ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ، فِي سَهْلٍ أَمْ فِي
جَبَلٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكَبْرَى.

” حضرت ابوظیفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : مجھ سے کتاب اللہ کے بارے
سوال کرو پس بے شک کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات
کو، پہاڑ میں نازل ہوئی یا میدان میں۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“
الحديث رقم 155 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الکبریٰ، 2 / 338.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 17

(17) بَابُ فِي كَوْنِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْضَى الصَّحَابَةِ

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے)

156. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُنَبِّتُ لِسَانَكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا
تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ. قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَّكَتُ فِي قَضَائِهِ
بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

” حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 156 : أخرجه أبو داؤد في السنن، كتاب الأفضيه، باب كيف القضاء، 301 / 3، الحديث رقم : 3582، وأحمد بن حنبل في المسند، 1 / 83، الحديث رقم : 636، و النسائي في السنن الكبرى، 5 / 116، الحديث رقم : 8417، و البيهقي في السنن الكبرى، 10 / 86.

157. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ! تَبَعْتُنِي وَ أَنَا شَابٌّ، أَفْضِي بَيْنَهُمْ. وَ لَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ! أَهْدِ قَلْبَهُ، وَ ثَبِّتْ لِسَانَهُ. قَالَ : فَمَا شَكَّكَتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

” حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھیج رہے ہیں کہ میں ان کی درمیان فیصلہ کروں حالانکہ میں نوجوان ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیا ہے؟ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس میرے سینے پہ مارا پھر فرمایا : اے اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو حق پر قائم رکھ فرمایا اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 157 : أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الأحكام، باب ذكر القضاء، 774 / 2، الحديث رقم : 2310، و النسائي في السنن الكبرى، 5 / 116، الحديث رقم : 8419، و ابن أبي شيبة في المصنف، 6 / 365، الحديث رقم : 32068، و البزار في المسند، 3 / 126، الحديث رقم : 912، و عبد بن حميد في المسند، 1 / 61، الحديث رقم : 94، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، 2 / 580، الحديث رقم : 984، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 337

158. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

” حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 158 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 145، الحديث رقم : 4656، و العسقلاني في فتح الباري، 8 / 167، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 338.

159. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَلِيٌّ أَفْضَانَا، وَ أَبِي أَفْرَأْنَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

” حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : علی ہم سب سے بہتر اور صائب فیصلہ فرمانے والے ہیں اور ابی بن کعب ہم سب سے بڑھ کر قاری ہیں۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 159 : أخرجه الحاكم في المستدرک علي الصحيحين، 3 / 345، الحديث رقم : 5328، و أحمد بن حنبل في المسند، 5 / 113، الحديث رقم : 21123.

160. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : عَلِيٌّ أَفْضَانَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

” حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کہ ہم میں سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسے ابن سعد نے ” الطبقات الكبرى“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 160 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 339.

161. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَنْعَوِدُ بِاللَّهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ فِيهَا أَبُو حَسَنٍ . رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى .
 ”حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ناقابل حل اور مشکل مسئلہ سے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں ہوتے تھے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 161 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 339.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 18

(18) بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَلْتَنْظُرُ إِلَيَّ وَجْهِي عَلَيَّ عِبَادَةً

(فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے)

162. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَلْتَنْظُرُ إِلَيَّ وَجْهِي عَلَيَّ عِبَادَةً . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ .

”حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے اور طبرانی نے المعجم الكبير میں روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 162 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 152، الحدیث رقم : 4682، و الطبراني في المعجم الكبير، 10 / 76، الحدیث رقم : 10006، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 119، (و قال الهيثمي وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث)، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 4 / 294، الحدیث رقم : 6865 (عن معاذ بن جبل)، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 5 / 58.

163. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَلْتَنْظُرُ إِلَيَّ عَلَيَّ عِبَادَةً . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔“
 الحدیث رقم 163 : أخرجه الحاكم في المستدرک، 3 / 52، الحدیث رقم : 4681، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 4 / 294، الحدیث رقم : 6866، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 2 / 183.

164. عَنْ طَلِيبِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَجِدُ النَّظْرَ إِلَيَّ عَلَيَّ فَقِيلَ لَهُ : فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : النَّظْرُ إِلَيَّ عَلَيَّ عِبَادَةٌ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ .

”حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 164 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 18 / 109، الحدیث رقم : 207، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 109.

165. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : ذَكَرْتُ عَلَيَّ عِبَادَةً . رَوَاهُ الدِّيْلَمِيُّ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی کا ذکر بھی

عبادت ہے۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 165 : أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 2 / 244، الحديث رقم : 1351.

166. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظْرَ إِلَيَّ وَجْهٌ عَلَيَّ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ! أَرَأَاكَ تُكْثِرُ النَّظْرَ إِلَيَّ وَجْهٌ عَلَيَّ فَقَالَ : يَا بُنَيَّةُ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : النَّظْرُ إِلَيَّ وَجْهٌ عَلَيَّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ. ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا، اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف نکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا : اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الكبير“ میں بیان کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 166 : أخرجه ابن عساکر في تاريخه، 42 / 355، و الزمخشري في مختصر كتاب الموافقة : 14.

167. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : النَّظْرُ إِلَيَّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ. ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الكبير“ میں بیان کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 167 : أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 42 / 351.

168. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : النَّظْرُ إِلَيَّ وَجْهٌ عَلَيَّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ. ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الكبير“ میں بیان کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 168 : أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 42 / 353.

169. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّظْرُ إِلَيَّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ. ”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الكبير“ میں بیان کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 169 : أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 42 / 353.

170. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّظْرُ إِلَيَّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ. ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق الكبير“ میں بیان کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 170 : أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، 42 / 353.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

(19) بَابُ فِي تَشْرِفِهِ بِتَّغْسِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کا انتخاب)

171. عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوفِيَ فِيهِ : اغْسِلْنِي يَا عَلِيُّ إِذَا مِتُّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا غَسَلْتُ مَيِّتًا قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ سَتُهَا أَوْ تُبَسِّرُ، قَالَ عَلِيُّ : فَغَسَلْتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت عبدالواحد بن ابی عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اپنے اس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی فرمایا : اے علی جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا تو آپ نے عرض کیا : یا رسول اللہ! میں نے کبھی کسی میت کو غسل نہیں دیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بے شک عنقریب تو اس کے لئے تیار ہو جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں بیان کیا ہے۔“

الحدیث رقم 171 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 280.

172. عَنْ غَامِرٍ قَالَ : غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيُّ يَغْسِلُهُ وَيَقُولُ : يَا أَبَتِي أَنْتَ وَأُمِّي، طُبِّبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں بیان کیا ہے۔“

الحدیث رقم 172 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 277.

173. عَنْ غَامِرٍ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ وَأَسَامَةُ يَحْجِبَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

”حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے رہے تھے اور حضرت فضل اور اسامہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پردہ کیا ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں بیان کیا ہے۔“

الحدیث رقم 173 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 2 / 277.

كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

باب 20

(20) بَابُ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِإِسْتِشْهَادِهِ

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینا)

174. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلِيَّ جَبَلٍ جِرَاءٍ. فَتَحَرَّكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : اسْكُنْ. جِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَ عَلِيُّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيُّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حراء (پہاڑ) پرسکون رہو پس بے شک تجھ پر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے (اور کوئی نہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 174 : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبير،، 4 / 1880، الحدیث رقم : 2417، وابن حبان في الصحيح، 15 / 441، الحدیث رقم : 6983، و أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 187 الحدیث رقم : 1630، و الطبراني في المعجم الأوسط، 1 / 273، الحدیث رقم : 890، و أبويعلي في المسند، 2 / 259، الحدیث رقم : 970.

175. عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ. قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ دَاتِ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أَنَسَا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنِ لَهُمْ فِي تَخْلِ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ : يَا أَبَا الْيَقْطَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَا هُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَيْهِمْ سَاعَةً ثُمَّ عَشِينَا النَّوْمَ، فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرِ مِنَ التَّخْلِ فِي دَفْعَاءٍ مِنَ الثَّرَابِ، فَمِنَّمَا فَوَّ اللَّهُ مَا أَهْبْنَا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحْرَكُنَا بِرَجْلِهِ، وَقَدْ تَنَزَّيْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّفْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : يَا أَبَا ثُرَابٍ لِمَا يَرِي عَلَيْهِ مِنَ الثَّرَابِ. قَالَ : أَلَا أُحَدِّثُكَمَا بِأَشَقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : أَحْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلِيَّ هَذِهِ (بِعْنِي قَرْنَهُ). حَتَّى تَبْلُ مِنْهُ هَذِهِ. يَعْنِي لِحْيَتَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ”ذات العشیرہ“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ آئے اور وہاں قیام فرمایا ہم نے بنو مدلیج کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور تلے اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے ابا یقطان تمہاری کیا رائے ہے اگر ہم ان لوگوں کے پاس جائیں اور دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے کام کو کچھ دیر تک دیکھا پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے اور کھجوروں کے درمیان مٹی پر ہی لیٹ کر سو گئے۔ پس اللہ کی قسم ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی نے نہ جگایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنے مبارک قدموں کے مس سے جگایا۔ جبکہ ہم خوب خاک آلود ہو چکے تھے پس اس دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو تراب! اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر مٹی کو دیکھ کر فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دو بدبخت ترین آدمیوں کے بارے نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلا شخص قوم ثمود کا احمر تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اور دوسرا شخص وہ ہے جو اے علی تمہارے سر پر وار کرے گا۔ یہاں تک کہ (خون سے یہ) داڑھی تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند میں اور امام نسائی نے ”السنن الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 175 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 4 / 263، (الحدیث رقم : 18321)، و النسائي في السنن الكبرى، 5 / 153، الحدیث رقم : 8538، و الحاكم في المستدرک، 3 / 151، الحدیث رقم : 4679.

176. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُبَيْحٍ قَالَ، سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، فَمَا يَنْتَظِرُ بِي الْأَشَقِيُّ؟ قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرْنَا بِهِ نُبَيْرَ عَثْرَتِهِ، قَالَ : إِذَا تَأَلَّه تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي، قَالُوا : فَاسْتَخْلَفُ عَلَيْنَا، قَالَ : لَا وَلَكِنْ أَتْرَكُكُمْ إِلَيَّ مَا تَرَكْتُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا : فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ؟ قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَأَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ داڑھی سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی اور اس کا انتظار ایک بدبخت کر رہا ہے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین ہمیں اس کے بارے میں خبر دیجئے ہم اس کی نسل کو تباہ کر دیں گے آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہیں کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں اسی چیز کی طرف چھوڑتا ہوں جس کی طرف تمہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑا (یعنی باہمی مشاورت) انہوں نے کہا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ اس کے پاس جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں کہوں گا ”اے اللہ تو نے جتنا عرصہ

چاہا مجھے ان میں باقی رکھا پھر تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا لیکن تو ان میں باقی ہے اگر تو چاہے تو ان کی اصلاح فرما دے اور اگر تو چاہے تو ان میں بگاڑ پیدا کر دے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“
 الحدیث رقم 176 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 130، الحدیث رقم : 1078، وأبو يعلى في المسند، 1 / 443، الحدیث رقم : 590، و ابن ابي شيبة في المصنف، 7 / 444، الحدیث رقم : 37098، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 137.

177. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ : حَطَبْنَا عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُحْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ : قَالَ النَّاسُ : فَأَعْلَمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللَّهِ لَنُيْبِرَنَّ عَثْرَتَهُ، قَالَ : أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا : إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَا، قَالَ : لَا، وَلَكِنْ أَكَلِكُمْ إِلَيَّ مَا وَكَلِكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا : اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا : نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 177 : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1 / 156، الحدیث رقم : 1340، و المقدسي في الأحاديث المختارة، 2 / 213، الحدیث رقم : 595، و البزار في المسند، 3 / 92، الحدیث رقم : 871.

178. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : دَعَا عَلِيٌّ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ فَجَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ : مَا يَحْسِبُ أَشْقَاهَا؟ لَتُحْضَبَنَّ. أَوْ لَتُصْبَعَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، يَعْنِي لِحَيْتَهُ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ تَمَثَّلَ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ.

أَشَدُّ حَيَازِيْمَكَ لِمَوْتٍ
فَإِنَّ الْمَوْتَ أَتِيكَ
وَلَا تَجْرَعُ مِنَ الْقَتْلِ
إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَ

وَاللَّهِ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكَبِيرِي.

”حضرت ابوظفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیعت کی دعوت دی تو عبدالرحمن بن ملجم مرادی بھی آیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ اس کو واپس بھیج دیا، جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : اس بدبخت کو کون روکے گا؟ پھر فرمایا : ضرور بالضرور اس (داڑھی کو) خضاب کیا جائے گا یا خون سے رنگا جائے گا یعنی سر کے خون سے میری داڑھی سرخ ہو گی پھر آپ نے یہ دو شعر پڑھے۔“

تو موت کے لئے کمر بستہ ہو
بے شک موت تجھے آنے والی ہے
اور قتل سے خوفزدہ نہ ہو
جب وہ تیری وادی میں اتر آئے

”خدا کی قسم یہ حضور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے ساتھ عہد ہے، اسے ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 178 : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 3 / 33، 34.

باب 21

(21) بَابُ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(آپ رضی اللہ عنہ کی جامع صفات کا بیان)

179. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَ مِنْهَا وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطُّ بْنُ أَبِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ : أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوْجُكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ جِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا : کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ برد بار شخص سے کیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 179 : أخرجه أحمد في المسند، 5 / 26، و الطبراني في المعجم الكبير، 20 / 229، و حسام الدين الهندي في كنز العمال، الحدیث رقم : 32924، 32925، و السيوطي في جمع الجوامع، الحدیث رقم : 4273، 4274.

180. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلِيَّ الْحَوْضِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 180 : أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، 5 / 135، الحدیث رقم : 4880، و الصغير، 1 / 255، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 134.

181. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 181 : أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، 4 / 263، الحدیث رقم : 1651، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 100، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، 4 / 303، الحدیث رقم : 6888.

182. عَنْ بَنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : السَّبِقُ ثَلَاثَةٌ : السَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيسَى، صَاحِبُ يَاسِينَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لاکر) سبقت لیجانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“
الحدیث رقم 182 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 11 / 93، الحدیث رقم : 11152، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 102.

183. عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ : هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے : وہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا : یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں بیان کیا ہے۔“

الحدیث رقم 183 : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 12 / 18، الحديث رقم : 12341، والهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 111.

184. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةً أُسْرِي بِي : أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الصغير“ میں بیان کیا ہے۔“

الحدیث رقم 184 : أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، 2 / 88.

185. عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ : (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا) قَالَ : مَحَبَّةً فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے۔ اور انہوں نے فرمایا اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 185 : أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، 5 / 348، الحديث رقم : 5514، و الهيثمي في مجمع الزوائد، 9 / 125 .

186. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَا نَزَلَ فِي أَحَدٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا نَزَلَ فِي عَلِيٍّ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی جتنی آیات حضرت علی کے حق میں نازل ہوئی ہیں کسی اور کے حق میں نازل نہیں ہوئیں۔ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 186 : أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 42 / 363، و السيوطي في تاريخ الخلفاء : 132.

187. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثُ مِائَةِ آيَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں قرآن کریم کی تین سو آیات نازل ہوئیں اس حدیث کو امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔“

الحدیث رقم 187 : أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، 42 / 364، والسيوطي في تاريخ الخلفاء : 132

كُنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

ماخذ و مراجع

- 1- ابن ابي شيبة، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (159- 235 هـ / 776- 849 ع). المصنف. رياض، سعودى عرب : مكتبة الرشد، 1409 هـ.
- 2- ابن ابي عاصم، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيبانى (206- 287 هـ / 822- 900 ع). السنن. بيروت، لبنان : المكتب الاسلامى، 1400 هـ.
- 3- ابن جعد، ابو الحسن على بن جعد بن عبيد باشمى (133- 230 هـ / 750- 845 ع). المسند. بيروت، لبنان : مؤسسہ نادر، 1410 هـ / 1990 ع.
- 4- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270- 354 هـ / 884- 965 ع). الصحيح. بيروت، لبنان : مؤسسہ الرساله، 1414 هـ / 1993 ع.
- 5- ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773- 852 هـ / 1372- 1449 ع). فتح البارى. لاهور، باكستان : دار نشر الكتب الاسلاميه، 1401 هـ / 1981 ع.
- 6- ابن حبان، عبد الله بن محمد بن جعفر بن حبان ابو محمد انصاى (274 هـ- 369 هـ). طبقات المحدثين باصبهان. بيروت، لبنان، مؤسسہ الرساله 1412 هـ.
- 7- 1992- ابن خزيمه، ابو بكر محمد بن اسحاق (223- 311 هـ / 838- 924 ع). الصحيح. بيروت، لبنان : المكتب الاسلامى، 1390 هـ / 1970 ع.
- 8- ابن رايويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبد الله (161- 237 هـ / 778- 851 ع). المسند. مدينه منوره، سعودى عرب : مكتبة الايمان، 1412 هـ / 1991 ع.
- 9- ابن سعد، ابو عبد الله محمد (168- 230 هـ / 784- 845 ع). الطبقات الكبرى. بيروت، لبنان : دار بيروت للطباعه و النشر، 1398 هـ / 1978 ع.
- 10- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (368- 463 هـ / 979- 1071 ع). التمهيد. مغرب (مراكش) : وزات عموم الاوقاف و الشؤون الاسلاميه، 1387 هـ.
- 11- ابن عساکر، ابو قاسم على بن حسن بن بيه الله بن عبد الله بن حسين دمشقى (499- 571 هـ / 1105- 1176 ع). تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساکر). بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى، 1421 هـ / 2001 ع.
- 12- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء بن كثير بن زرع بصروى (701- 774 هـ / 1301- 1373 ع). البدايه و النهايه. بيروت، لبنان : دار الفكر، 1419 هـ / 1998 ع.
- 13- ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزوينى (209- 273 هـ / 824- 887 ع). السنن. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1419 هـ / 1998 ع.
- 14- ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيى (310- 395 هـ / 922- 1005 ع). الايمان. بيروت، لبنان : مؤسسہ الرساله، 1406 هـ.
- 15- ابن هشام، ابو محمد عبد الملك حميرى (م 213 هـ / 828 ع). السيرة النبويه. بيروت، لبنان : دار الجيل، 1411 هـ.
- 16- ابو داؤد، سليمان بن اشعث بن اسحاق بن بشير بن شداد ازدى سبجستانى (202- 275 هـ / 817- 889 ع). السنن. بيروت، لبنان : دار الفكر، 1414 هـ / 1994 ع.
- 17- ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپورى (230- 316 هـ / 845- 928 ع). المسند. بيروت، لبنان : دار المعرفه، 1998 ع.
- 18- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهانى (336- 430 هـ / 948- 1038 ع). حليه الاولياء و طبقات الاصفياء. بيروت، لبنان : دار الكتاب العربى، 1400 هـ / 1980 ع.
- 19- ابو يعلى، احمد بن على بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن بلال موصلى تميمى (210- 307 هـ / 825- 919 ع). المسند. دمشق، شام : دار المامون للتراث، 1404 هـ / 1984 ع.
- 20- ابو يعلى، احمد بن على بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن بلال موصلى تميمى (210- 307 هـ / 825- 919 ع). المعجم، فيصل آباد، باكستان : اداره العلوم و الاثريه، 1407 هـ.

- 21- احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (164- 241هـ / 780- 855ع). فضائل الصحابة. بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله.
- 22- احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (164- 241هـ / 780- 855ع). المسند. بيروت، لبنان : المكتب الاسلامي، 1398هـ / 1978ع.
- 23- بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194- 256هـ / 810- 870ع). الادب المفرد. بيروت، لبنان : دار البشائر الاسلاميه، 1409هـ / 1989ع.
- 24- بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194- 256هـ / 810- 870ع). الصحيح. بيروت، لبنان + دمشق، شام : دار القلم، 1401هـ / 1981ع.
- 25- بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194- 256هـ / 810- 870ع). التاريخ الكبير. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه.
- 26- بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصرى (210- 292هـ / 825- 905ع). المسند. بيروت، لبنان : 1409هـ
- 27- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (384- 458هـ / 994- 1066ع). السنن الكبرى. مکه مكرمه، سعودى عرب : مكتبة دار الباز، 1414هـ / 1994ع.
- 28- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (384- 458هـ / 994- 1066ع). شعب الايمان. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1410هـ / 1990ع.
- 29- ترمذى، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمى (210- 279هـ / 825- 892ع). الجامع الصحيح. بيروت، لبنان : دار الغرب الاسلامي، 1998ع.
- 30- ترمذى، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمى (210- 279هـ / 825- 892ع). الشمائل المحمديه. ملتان، باكستان : فاروقى كتب خانه.
- 31- حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (321- 405هـ / 933- 1014ع). المستدرک على الصحيحين. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1411هـ / 1990ع.
- 32- حسام الدين بندي، علاء الدين على منقى (م 975هـ). كنز العمال. بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1399هـ / 1979ع.
- 33- حسيني، ابراهيم بن محمد (1054- 1120هـ). البيان و التعريف. بيروت، لبنان : دار الكتاب العربي، 1401هـ
- 34- حميدى، ابو بكر عبدالله بن زبير (م 219هـ / 834ع). المسند. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه + قاهره، مصر : مكتبة المنتبى.
- 35- خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (392- 463هـ / 1002- 1071ع). تاريخ بغداد. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه.
- 36- خطيب تبريزى، محمد بن عبدالله مشكوة المصابيح. بيروت، لبنان، دار الفكر، 1411هـ / 1991ع.
- 37- دار قطنى، ابو الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (306- 385هـ / 918- 995ع). السنن. بيروت، لبنان : دار المعرفه، 1386هـ / 1966ع.
- 38- دارمى، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (181- 255هـ / 797- 869ع). السنن. بيروت، لبنان : دار الكتاب العربي، 1407هـ
- 39- ديلمى، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه بن فناخسرو همذانى (445- 509هـ / 1053- 1115ع). الفردوس بماتور الخطاب. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1986ع.
- 40- ذبى، شمس الدين محمد بن احمد الذبى (673- 748هـ). ميزان الاعتدال فى نقد الرجال. بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1995ع.
- 41- رويانى، ابو بكر محمد بن هارون (م 307هـ). المسند. قاهره، مصر : مؤسسہ قرطبہ، 1416هـ
- 42- زمخشري، امام جار الله محمد بن عمر بن محمد خوارزمى الزمخشري (427- 538هـ). مختصر كتاب الموافقه بين اهل البيت والصحابه، بيروت، لبنان، دارالكتب العلميه، 1420هـ! 1999ع
- 43- سعيد بن منصور (م 227هـ). السنن (مجلدات : 5). رياض، سعودى عرب، 2000ع. محققه : سعد بن عبد الله.
- 44- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (849- 911هـ / 1445- 1505ع).

- الخصائص الكبرى- فيصل آباد، باكستان : مكتبة نوريه رضويه-
- 45- سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابي بكر بن محمد بن ابي بكر بن عثمان (849- 911هـ / 1445- 1505ء)- تاريخ الخلفاء- بيروت، لبنان دار الكتاب العربي، 1420هـ- 1999ء
- 46- شاشي، ابو سعيد بيثم بن كليث بن شريح (م 335هـ / 946ء)- المسند- مدينه منوره، سعودي عرب : مكتبة العلوم و الحكم، 1410هـ
- 47- شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشي (150- 204هـ / 767- 819ء)- المسند- بيروت لبنان : دار الكتب العلميه
- 48- شيباني، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (206- 287هـ / 822- 900ء)- الأحاد و المثاني- رياض، سعودي عرب : دار الرايه، 1411هـ / 1991ء-
- 49- طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260- 360هـ / 873- 971ء)- المعجم الاوسط رياض، سعودي عرب : مكتبة المعارف، 1405هـ / 1985ء-
- 50- طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260- 360هـ / 873- 971ء)- المعجم الصغير، بيروت، لبنان : دار الفكر، 1418هـ / 1997ء-
- 51- طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260- 360هـ / 873- 971ء)- المعجم الكبير، موصل، عراق : مطبعة الزبراء الحديث-
- 52- طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (260- 360هـ / 873- 971ء)- المعجم الكبير- قاهره، مصر : مكتبة ابن تيميه-
- 53- طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (224- 310هـ / 839- 923ء)- تاريخ الامم والملوك- بيروت، لبنان، دار الكتب العلميه، 1407هـ
- 54- طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (229- 321هـ / 853- 933ء)- شرح معاني الآثار- بيروت، لبنان : دارالكتب العلميه، 1399هـ
- 55- طيالسي، ابو داود سليمان بن داود جارود (133- 204هـ / 751- 819ء)- المسند- بيروت، لبنان : دار المعرفه-
- 56- عبد الرزاق، ابو بكر بن بمام بن نافع صنعاني (126- 211هـ / 744- 826ء)- المصنف- بيروت، لبنان : المكتبة الاسلاميه، 1403هـ
- 57- عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر كسي (م 249هـ / 863ء)- المسند- قاهره، مصر : مكتبة السنه، 1408هـ / 1988ء-
- 58- عجلوني، ابو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراحی (1087- 1162هـ / 1676- 1749ء)- كشف الخفا و مزيل الالباس- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1405هـ / 1985ء-
- 59- عيني، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (762- 855هـ / 1361- 1451ء)- عمدة القارى- بيروت، لبنان : دار الفكر، 1399هـ / 1979ء-
- 60- قضاعي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر بن علي بن حكيم بن ابراهيم بن محمد بن مسلم قضاعي (م 454هـ / 1062ء)- مسندالشهاب- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1407هـ / 1986ء-
- 61- كناني، احمد بن ابي بكر بن اسماعيل (762- 840هـ)- مصباح الزجاجه في زوائد ابن ماجه- بيروت، لبنان : دار العربيه، 1403هـ
- 62- مبارك پوري، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم (1283- 1353هـ)- تحفة الاحوذى- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه-
- 63- مالك، ابن انس بن مالك رضى الله عنه بن ابي عامر بن عمرو بن حارث اصبحي (93- 179هـ / 712- 795ء) الموطا- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربي، 1406هـ / 1985ء-
- 64- محب طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابي بكر بن محمد بن ابراهيم (615- 694هـ / 1218- 1295ء)- الرياض النضره في مناقب العشره- بيروت، لبنان : دار الغرب الاسلامي، 1996ء-
- 65- محب طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابي بكر بن محمد بن ابراهيم (615- 694هـ / 1218- 1295ء)- ذخائر العقبي في مناقب ذوى القربى، جده، سعودي عرب، مكتبة الصحابه، 1415هـ / 1995ء-

- 66- مسلم، ابو الحسين ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشيري نيشاپوري (206- 261هـ / 821- 875ء). الصحيح- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى-
- 67- مقدسى، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمن بن اسماعيل بن منصور سعدى حنبلى (م 569- 643هـ 1173- 1245ء). الاحاديث المختاره- مکه مکرمه، سعودى عرب : مكتبة النهضة الحديثه، 1410هـ / 1990ء-
- 68- مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين (952- 1031هـ / 1545- 1621ء). فيض القدير شرح الجامع الصغير- مصر : مكتبة تجاربه كبرى، 1356هـ-
- 69- منذرى، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوى بن عبد الله بن سلامه بن سعد (581- 656هـ / 1185- 1258ء). الترغيب و الترييب. بيروت، لبنان : دارالكتب العلميه، 1417هـ-
- 70- نسائى، ابو عبدالرحمن احمد بن شعيب بن على بن سنان بن بحر بن دينار (215- 303هـ / 830- 915ء). السنن- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1416هـ / 1995ء-
- 71- نسائى، ابو عبدالرحمن احمد بن شعيب بن على بن سنان بن بحر بن دينار (215- 303هـ / 830- 915ء). السنن الكبرى- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1411هـ / 1991ء-
- 72- نيشاپورى ابو سعيد عبد الملك بن ابي عثمان محمد بن ابراهيم النيشاپورى (م 406هـ) كتاب شرف المصطفى بيروت، لبنان : دارالبشائر، 2003هـ / 1424ء
- 73- بيه الله، ابوالقاسم بيه الله بن الحسن الطبرى اللالكائى، كرامات الاولياء، الرياض، سعودى عرب، دارالطيبة، 1412هـ
- 74- بيه مى، نور الدين ابو الحسن على بن ابى بكر بن سليمان (735- 807هـ / 1335- 1405ء). مجمع الزوائد. قاهره، مصر : دار الريان للتراث + بيروت، لبنان : دار الكتاب العربى، 1407هـ / 1987ء-
- 75- بيه مى، نور الدين ابو الحسن على بن ابى بكر بن سليمان (735- 807هـ / 1335- 1405ء). موارد الضمان الى زوائد ابن حبان- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه-